تبلیغی جماعت
کے کارنامے

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Visit Owaisi Books
www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ذِیَابٌ فِیۡ ثِیَاب [1] لب پہ کلمہ دل میں گستاخی

سلام سلا م ملحد کو یہ تسلیم زبانی ہے

(اعلیٰ حضرت)

درلباسِ دوستی سازند کاردشمنی	واجب است ازکَید اِیشاں اِجتناب
شکلِ اِیشاں شکلِ انساں فعلِ شاں فعلِ سِباع	ہم شِیَاب فی ثیابٍ اوشاب فی ذِیَاب

(جامی)

تمہید مسلمانو! تبلیغی جماعت سے بچو یہ بہت خطرناک ٹولی ہے یہ وہی پُرانے شکاری وہابی، کانگریسی، دیوبندی ہیں جو اب بسترے باندھ کر جگہ جگہ پھر رہے ہیں، بظاہر کلمہ پڑھاتے دراصل ایمان کے دشمن ہیں بتادینا ہمارا فرض تھا ان سے بچنانہ بچنا آپ کا کام۔ کَل قیامت میں یہ نہ کہنا کہ ہمیں ان کا علم نہ تھا۔ فقیر کی عرض کی تصدیق چاہتے ہو تو اَخبارات روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۹، ۲۰نومبر ۱۹۷۷ء اور روزنامہ "مساوات" ۱۰ نومبر ۱۹۷۷ء اور ماہنامہ فیضانِ لاہور شمارہ دسمبر ۱۹۷۷ء میں خود پڑھئے۔ فقیر اس کی نقل پیش کررہاہے ان حالات کے پیشِ نظر پھر بھی کوئی اِن بَہروپیوں کو نہیں پہچانتا اور بِلَا (بغیر) سوچے سمجھے ان کے ساتھ تبلیغی چکر لگاتا ہے اور ان بہروپیوں کو اپنے ہاں ٹھہرنے دیتا ہے یا اپنی مَساجد میں تبلیغ کی اجازت دیتا ہے تو اسے خدا سمجھے۔

مقدمہ

مسلمانو! رائے ونڈ میں ہر سال تبلیغی جماعت کا اِجتماع ہوتا ہے اس اِجتماع کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ دنیا کے اکثر ملکوں سے لوگ اجتماع میں شرکت کرتے ہیں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مشنِ تبلیغ ودین کے لئے دنیا کے مختلف حصوں کو روانہ ہوتے ہیں۔ اس بار کے اجتماع میں ایک ایسا واقعہ رُونُما (ظاہر) ہوا جس سے نہ صرف مسلمان لَرَز اُٹھا بلکہ تبلیغی جماعت کے اصل عَزائم (ارادہ) بھی کُھل کر سامنے آگئے کہ کس طرح اسلام کے خلاف مُنَظَّم سازشیں ہورہی ہیں بظاہر ایسے لوگ بہت مُتَّقِی (پرہیز گار) اور مومن نظر آتے ہیں لیکن یہ لوگ ایک مخصوص عمل اور طریقہ کار کے ذریعہ اسلام کو لوگوں کے ذہنوں سے مَحْو (ختم) کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک مُسَلَّمَہ (تسلیم شدہ) حقیقت ہے کہ جو لوگ گستاخِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں اور بزرگانِ دین کو جنھوں نے برِ صغیر میں اسلام کی تبلیغی اِشاعت کے لئے اپنی زندگیاں وَقْف کررکھی تھیں نہیں مانتے۔ ان کی اسلام کے ساتھ وفاداری مَشْکُوک ہے۔ دراصل یہ لوگ توحید کے پَرچار (تبلیغ) پر سارا زور صَرف کرتے ہیں۔ توحید کے پَرچار کا تقاضا یہ تو نہیں کہ رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذاتِ اَقدس سے بُغض رکھا جائے اور صحابہ کرام، خلفائے راشدین، اہلِ بیت اور بزرگانِ دین کو ہَدَف (نشانہ) بنایا جائے اور ان کے نام لیواؤں کو تشدد کا نشانہ بنایا جائے۔ توحید پر دنیا کے سب مذہب مُتفق ہیں۔ اگر اسلام سے رسالت کو نکال دیا جائے تو اسلام اور دیگر مذاہب میں فرق ہی کیا رہ جاتا ہے، صحیح اسلامی روح اُس وقت تک بیدار نہیں ہو سکتی جب تک عشق

---

[1]) بھیڑیوں کے لباس میں ظاہر کچھ باطن کچھ والے لوگ۔

مصطفی ﷺ دل میں پیدا نہ ہو۔ ذیل میں ہم اس شرمناک واقعہ کی تفصیلات درج کر رہے ہیں جس سے اللہ کے لئے بستروں کو کندھوں پر اُٹھائے پھرنے والوں کا حقیقی رُوپ سامنے آجاتا ہے اور اس بات کی قلعی (سفیدی) بھی کھل جاتی ہے کہ فرقہ بندیوں سے ہٹ کر تبلیغ اور صرف تبلیغ کی رٹ لگانے والے سرکار ﷺ سے اور بزرگانِ دین سے کتنا بغض رکھتے ہیں۔

قتل کا بیان: تبلیغی جماعت کی شُہرت سُن کر لاہور سے محمد اقبال اور محمد خان اپنے مذہبی جذبے کی تسکین کی خاطر تبلیغی جماعت کے اجتماع میں شمولیت کے لئے رائے ونڈ گئے وہاں پر محمد خان نے عشقِ مصطفی ﷺ کے جذبے سے مغلوب ہو کر نعرۂ رسالت، نعرۂ حیدری اور باباشاہ جمال کا نعرہ لگایا ان کا نعرۂ حیدری لگانا تھا کہ اجتماع کے منتظمین نے محمد خان کو پکڑ لیا اور اجتماع سے نکال کر ایک کمرے میں لے گئے۔ محمد خاں کے دوست محمد اقبال کو پتہ چلا تو وہ اس کی تلاش میں نکلے۔ تبلیغی جماعت کے کارکن محمد خاں کو کمرے کی چھت سے لٹکائے ہوئے تھے اور اسے ڈنڈوں سے زَدو کُوب (مارپیٹ) کر رہے تھے۔ محمد اقبال نے یہ دردناک منظر دیکھا تو لرز گیا اور ان سے پوچھا کہ محمد خان نے کیا جُرم کیا ہے، جماعت کے کارکنوں نے جواب دیا کہ اس نے رات نعرہ رسالت اور باباشاہ جمال کا نعرہ لگایا تھا یہ سُن کر محمد اقبال نے پوچھا کیا نعرۂ رسالت اور بزرگانِ دین کا نام لینا بھی جُرم ہے تو اُنھوں نے محمد اقبال کو پکڑ لیا اور کہا اس کا جواب مولانا جنگ شیر آ کر دیں گے۔ کمرے میں چار لڑکے اور اُنھوں نے پہلے سے نظر بند کر رکھے تھے جن کی گھڑیاں اور نقدی چھین لی تھی، تھوڑی دیر مولانا جنگ شیر وارد ہوئے اور اُنہوں نے آتے ہی اقبال کے سر پر ڈنڈا مارا جس سے وہ بے ہوش ہو گیا۔ اسلام کے داعیوں نے بے ہوشی کے عالم میں اقبال کو بھی چھت سے لٹکا دیا اور زَدو کُوب (مارپیٹ) کرنا شروع کر دیا جب تشدد سے ان کی حالت غیر (تبدیل) ہو گئی تو تبلیغی جماعت کے منتظمین نے ان سے زبردستی ایک ایسی تحریر پر دستخط کرائے جس میں ظاہر کیا گیا کہ وہ دونوں ٹریفک کے حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے بعد ازاں دونوں زخمیوں کو لاہور لایا گیا اور چند علماء نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے دونوں کو گنگا رام ہسپتال میں داخل کرا دیا اور اُنھیں دھمکی دی کہ اگر اُنھوں نے اصل راز کو فاش کرنے کی کوشش کی تو انھیں زہر کا ٹیکہ لگوا دیا جائے گا۔ شیر جنگ نے اقبال کے لواحقین کو بطور ہمدردی ایک ہزار روپے امداد کی پیش کش کی جس سے اقبال کی بیوی کو شک گزرا اس پر اقبال اور محمد خان کے وارثوں نے رائے ونڈ جا کر واقعات کی تحقیقات کی، ادھر ہسپتال میں محمد خان اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا اقبال مسلسل کئی دن تک بے ہوش پڑا رہا، اقبال کو جب کچھ افاقہ ہوا اور اس نے ہوش سنبھالا تو اس کی بیوی نے حادثے کے بارے میں دریافت کیا اقبال نے حادثے سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے اصل واقعات بیان کیے اس پر اقبال کی بیوی نسیم نے مارشل لاء حکام کو درخواست دی۔ اقبال زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ۷ انومبر کو جاں بحق ہو گیا ملزم پارٹی نے مقتول پارٹی پر دباؤ ڈالا مگر پُراسرار طریق پر اقبال کو میانی صاحب کے قبرستان میں دفن کرنا چاہا تو اس کے لواحقین نے احتجاج کیا لیکن اس کے باوجود قاتلوں کی پشت پناہی کرنے والے بااثر لوگوں نے اقبال کو دفن کر دیا اس پر اقبال کی بیوی نسیم دوبارہ مارشل لاء حُکّام سے ملی اور تحقیقات کی درخواست کی۔ مارشل لاء حکام کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر لاہور نے نَعش (لاش) کا پوسٹ مارٹم (Post-Mortem) کرنے کا حکم دیا، مقامی مجسٹریٹ (Majistret) تحسین حسین تحسین اور پولیس کی موجودگی میں پولیس سرجن (Surgeon) فرید بخش ہاشمی نے قبر کھدائی اور نَعش (لاش) کا پوسٹ مارٹم (Post-Mortem) کیا۔ پولیس سَرجَن (Surgeon) نے اپنی رپورٹ (Report) میں محمد اقبال کی موت کا سبب دماغ میں لگنے والی چوٹ قرار دیا، سرجن (Surgeon) نے رپورٹ میں لکھا ہے کہ سر کا زخم ساڑھے پانچ انچ گہرا ہے اور جسم کے دیگر حصوں پر ۴۵ ضربوں کے نشان ہیں۔ پولیس بھی اس تشدُّد آمیز واقعہ سے کانپ اُٹھی اور لوگوں نے رائے ونڈ کو دلائی کیمپ سے تشبیہ دی۔ پوسٹ مارٹم (Post-Mortem) کی رپورٹ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ مولانا جنگ شیر کے مارے ہوئے ڈنڈے کا

زخم ساڑھے پانچ انچ گہرا ہے اور مُتَوَفّٰی (مرے ہوئے) کی موت اسی سے واقع ہوئی ہے۔ کاہنہ پولیس نے جنگ شیر اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اقدامِ قتل اور حَبسِ بے جا (بے وجہ قید) میں رکھنے کے الزام میں مقدمہ درج کرلیا گیا ہے تاہم ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

مزید برآں: جمعیتِ علمائے اسلام کے رہنما مولانا عبید اللہ انور اور مولانا اجمل مبینہ طور پر قاتلوں کی پشت پناہی کررہے ہیں اُنھوں نے اقبال کی بیوی نسیم کو پچیس ہزار روپے دینے کی پیش کش کی لیکن نسیم نے انکار کردیا۔

محمد خان ایک مقامی چائے کی کمپنی میں بطور چپر اسی ملازم تھا وہ اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا ہے اس کے ہاں علاج معالجہ کے لئے پیسے بھی نہیں ہیں اس کے گھریلو اخراجات کا بار (بوجھ) اس کا برادرِ نسبتی (سالہ) مہدی خان جو گُجرات کے ایک اسکول میں ٹیچر ہے پورے کررہا ہے جب کہ اقبال کے وُرَثاء میں ایک بیوہ اور پانچ بچے ہیں جن کا اب کوئی سہارا نہیں ہے، مُتَوَفّٰی اقبال کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی دسویں جماعت میں زیرِ تعلیم ہیں باقی سب بچے چھوٹے ہیں سب سے چھوٹا بچہ دوسال کا ہے جب سب لوگ عید کی خوشیاں منارہے تھے تو ظالموں کے ظلم کے شکار بچے سارا دن قبرستان میں اپنے باپ کی قبر پر پڑے بلکتے رہے ان کے لئے عید کا چاند غم کی گھٹاوں سے اُبھرا اور آنسووں میں ڈوب گیا۔

ماہنامہ فیضانِ لاہور، شمارہ دسمبر ۱۹۷۷ء، مساوات ۳۰ نومبر ۱۹۷۷ء و نوائے وقت ۱۹ نومبر ۱۹۷۷ء، روزنامہ حیات، روزنامہ مشرق ۱۹، ۲۰ نومبر ۱۹۷۷ء اور سنئے ماہنامہ رضائے مصطفٰی گوجرانوالہ صفر ۱۳۹۸ء کی اشاعت میں ہے کہ

اخباری رپورٹ کے مطابق محمد اقبال و محمد خان پر تشدد سے قبل تبلیغی جماعت کے دُلائی کیمپ میں چار لڑکے پہلے سے بند کئے ہوئے تھے لیکن اس صورتِ حال کی مزید تحقیق کے لئے جب رضائے مصطفٰی کا وفد رائے ونڈ پہنچا تو معلوم ہوا کہ صرف چار نہیں بلکہ تیس پنتیس آدمی اُنھوں نے بند کیے ہوئے تھے نیز وہاں ایک موت کا ایک کنواں بنا رکھا تھا اور خام جسمانی تشدد کے علاوہ جس شخص کو واقعی مار ڈالنا چاہتے تھے اس کو کنویں میں گرادیتے تھے۔ (العیاذ باللہ)

محمد رشید کی داستان:

اس مَحْبُوس (قید) افراد میں سے ایک نوجوان محمد رشید بھی تھا جو پتوکی (علاقہ کا نام) میں ٹریکٹر کا کام کرتا ہے۔ محمد رشید کے والد رحمت علی کے بقول تبلیغی جماعت کے ظالم ایک نوجوان پرویز کو جیب تراشی کے الزام میں پکڑ کرلے جارہے تھے اتفاقاً پرویز کی محمد رشید پر نظر پڑی اور اس نے محمد رشید کو آواز دی کہ اس صورت حال کی میرے گھر اطلاع دے دینا بس اتنی سی بات پر ان ظالموں نے محمد رشید کو بھی پکڑ لیا اور دونوں کو دو بجے دن اپنے دلائی کیمپ میں لے جاکر آنکھیں باندھ کر اُلٹا لٹکا دیا اور ڈنڈوں سلاخوں سے مارنا پیٹنا شروع کردیا نیز مرچیں جلا کر ان کا دھواں ان میں ناک میں چڑھایا گیا، دوسرے دن کسی طرح محمد رشید کے والد کو پتہ چل گیا تو وہ چوہدری محمد اسلم چیئرمین اور دیگر چند حضرات کو لے کر تبلیغی جماعت کے دلائی کیمپ پہنچا اور بڑی مشکل سے دوسرے دن شام پانچ بجے دونوں نوجوانوں کو چھڑا کر لایا اور سترہ دن محمد رشید کا علاج کرایا تب کہیں جاکر اس کو افاقہ ہوا۔ اسی طرح کے واقعات کی رائے ونڈ جاکر چھان بین کی جائے تو نا معلوم کتنے مظلوم انسان ان ظالموں کے پنجۂ ظلم میں گرفتار ہوں گے۔

تبلیغی جماعت کی شرعی حیثیت: یہ لوگ دراصل ایک سازش کے تحت یہ دھندا کررہے ہیں وہ یہ کہ بظاہر عوام کو ایک نیک کام کی دعوت دے کر وہابی عقائد کی طرف لے جائیں چنانچہ تجربہ شاہد ہے کہ تبلیغ کے چند چلوں کے بعد وہابیت کے اثرات نمایاں نظر آتے ہیں ورنہ تبلیغ کا اثر یوں پھیلتا کہ سینما کوئی نہ دیکھتا، زنا کی جڑ، کٹ جاتی، شراب خانے ویران ہوجاتے، بُرائیوں کا قَلَع قَمَع (جڑ سے خاتمہ) ہوجاتا، لیکن معاملہ برعکس ہے کہ خود ان کے

مُبلّغین کی حالت ناگفتہ ہے بلکہ یار لوگوں کے اندرونِ خانہ کی حالت یہ ہے کہ مرد تبلیغ پر ہے تو عورت سینما کی زینت ہے، لڑکا بد معاشی کا اُستاد ہے حالانکہ شرعی حکم ہے کہ پہلے انسان اپنے گھر کے افراد کو نیک بنائے پھر رشتہ داروں کو پھر دوسروں کو، اور تبلیغ یہ نہیں سکھاتی کہ ماں باپ گھر میں بھوکے مر رہے ہیں لیکن مبلغ صاحب چین، امریکہ کی سیر وسَیّاحَت پر ہوں۔

اور پھر یہ تبلیغ کافروں، سکھوں، بے دینوں کو ہونی چاہیے تھی۔ مسلمان پہلے کلمہ پڑھتے ہیں انھیں دوبارہ کلمہ پڑھانے کا کیا معنیٰ اور اگر انھیں کلمہ صحیح نہیں آتا تو کیا شرعاً ان کے اسلام میں فرق آجاتا ہے پھر یہ لوگ بدعت کو بُرا کہتے ہیں لیکن خود بدعتی ہیں اس لئے کہ اس طرح بستر سر پر اُٹھا کر مسلمانوں کو کلمہ پڑھانے کی کونسی حدیث میں ہے اور اگر یہ طریقہ اسلامی تھا تو مولوی الیاس سے پہلے کے تمام مَشائخ کرام و علماءِ کرام بالخصوص علمائے دیوبند اس دولت سے محروم کیوں رہے۔

بہر حال ان غریبوں کی چال کو سنجیدہ طبقہ خوب جانتا ہے چنانچہ ذیل میں ہم ایسے شَواہِد پیش کرتے ہیں جو سنجیدہ طبقہ نے اَخبارات میں بیان دیا ہے۔

شکل کے بھیڑ عمل کے بھیڑیئے: تبلیغی جماعت میں اکثریت ان بھولے بھالوں کی ہوتی ہے جنہیں دین کی باتوں کے سیکھنے کا شوق ہوتا ہے اور کچھ لوگوں نے اپنی اکثریت کو بڑھانے کے لئے عالم آدمی کو ساتھ لے لیتے ہیں کچھ جبراً بھرتی کرتے ہیں، کچھ لوگ سیر کے شوقین ہوتے ہیں، ان دینِ اسلام کے نام پر دھوکہ دینے والوں کے بارے میں ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اگر رائے ونڈ میں اتنا بڑا اجتماع ہوتا ہے تو ایسے ہی اہتمام کے ساتھ ملک وملت کے دکھ درد میں یہ لوگ کیوں شریک نہیں ہوتے اور قومی جدوجہد اور ملکی اِبتِلَاء (ملکی آزمائش) کے موقع پر یہ لوگ کہاں چُھپ جاتے ہیں؟ کوئی قومی تحریک ہو، سیلاب آئے، طوفان برپا ہو، بھٹو دور میں شعائرِ اسلام کی بے حرمتی اور سوشلزم (Socialism)[2] کا پرچار، ظلم وستم کی بھرمار ہو حتی کہ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگ ہو۔ رائے ونڈ کے لاکھوں پروانوں کا کہیں پتہ ہی نہیں چلا اور ان کی لوگوں کی یہی رَوِش ہے جس کی بناء پر تحریکِ پاکستان، تحریکِ ختمِ نبوت، تحریکِ نظامِ مصطفی ﷺ میں تبلیغی جماعت کا کوئی قابلِ ذکر کردار نہیں یہ کہاں کی نیکی و تبلیغ ہے کہ اِعلاءِ کلمۃ الحق اور ملک و قوم کے دکھ درد کے وقت تبلیغی جماعت خاموش تماشائی رہے اور حقائق سے رُوگَردانی کرے۔

تاثرات: دین، ملک اور قوم کے اجتماعی مسائل سے تبلیغی جماعت کی اسی لاتعلقی، بے حِسی اور سنگ دِلی کی بناء پر اہلِ خبر کے ان کے متعلق مختلف تاثرات ہیں۔

اسلامی سادھو: جماعت اسلامی سرگودھا کے ڈاکٹر محمد سعید نے لکھا ہے تبلیغی جماعت اسلامی سادھوؤں کی جماعت ہے۔ (نوائے وقت، ۱۹۷۶-۹-۱۷)

مقابلہ سے فرار: میاں ابو ذر غفاری نے لکھا ہے کہ تبلیغی جماعت والے جب تک بدیُ (برائی) کا ڈٹ کر مقابلہ نہیں کریں گے ان کی کوششیں رائیگاں (بے کار) جائیں گی۔ ہم دیکھتے ہیں وہ لوگ جو معاشرہ میں رہ کر بدیُ (برائی) کا مقابلہ کرسکتے تھے ایسی راہ پر ڈال دئے جاتے ہیں جہاں ان کا کہیں بھی بدیُ (برائی) سے ٹکراؤ نہیں ہوتا کیا یہ عمل حکم کے مطابق ہے۔ (نوائے وقت، ۱۹۷۶-۱۱-۱۴)

سیاست سے لاتعلقی: نوائے وقت کے کالم نگار پیرزادہ نے لکھا ہے کہ تبلیغی جماعت کا سیاست سے اتنا تعلق بھی نہیں جتنا شرعی طور پر جائز ہے۔

---

[2]) سوشلزم (Socialism)، لبرل ازم اور قوم پرستی کی طرح سرمایہ دارانہ نظام زندگی کو جواز فراہم کرنے والا ایک نظریہ ہے۔ سوشلزم بذاتِ خود کوئی نظام زندگی نہیں، سوشلزم کے چند بنیادی تصورات کی جڑیں قدیم یونانی اور ایرانی مفکرین کے یہاں ملتی ہیں۔

(نوائے وقت، ۱۹۷۷-۱۰-۲۶)

قول وفعل کا تضاد: تبلیغی جماعت میں بیشتر (اکثر) لوگ ایسے ہیں جن کی اپنی دینوی زندگی ان کی تبلیغی زندگی سے مختلف ہے۔ بے عمل زندگی کبھی بھی دوسروں کو متاثر نہیں کرتی ورنہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وفود (لشکر) گلی گلی اور قریہ قریہ (بستی بستی) دورے کریں اور اصلاحِ احوال کی کوئی صورت دکھائی نہ دے۔ (اداریہ روزنامہ سعادت لاہور، ۱۹۷۷-۱۰-۲۴)

قرآن اور تبلیغی نصاب: شیخ غلام احمد لکھتے ہیں تبلیغی جماعت کے ایک دو چلوں سے آدمی نمازی تو ہو جاتا ہے مگر دیندار نہیں ہوتا (الا ماشاء اللہ) وہ اسی طرح سودی کاروبار کرتا، سینما دیکھتا ہے، رشوت کھاتا ہے، کم تولتا ہے، لوگوں کے حق غصب کرتا ہے، جھوٹ بولتا ہے، ہر مسجد میں تبلیغی نصاب کی کتاب پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ خطرہ ہے کہ لوگ قرآن کو چھوڑ کر اس کو الہامی کتاب کا درجہ دے دیں گے رائے ونڈ کے مرکز میں کچھ سرمایہ دار باقاعدگی سے چندہ بھیجتے ہیں جو زیادہ تر زکوۃ، رشوت اور چِلّہ بدل کی رقوم پر مشتمل ہوتا ہے۔ (رسالہ المجاہد وارربن، بحوالہ انوار الصوفیہ، ستمبر ۱۹۸۵ء)

نوٹ: یادرہے کہ شیخ غلام احمد تبلیغی جماعت کے ایک رہنما کے صاحبزادہ ہیں۔

تبلیغی جماعت کے عقیدے: آخر میں ہم دین کا درد رکھنے والوں کے سامنے تبلیغی جماعت کے اکابر کی عبارتیں لکھتے ہیں تاکہ غیرتِ اسلامی رکھنے والے لوگ ان بہروپیوں کو پہچانیں۔

عقیدہ 1: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ چوری کر سکتا ہے، جھوٹ بول سکتا ہے، ظلم کر سکتا ہے، جو کچھ گندے گھنونے کام بندے کرتے ہیں یا کرسکتے ہیں وہ سب گندے گھنونے کام کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی عیب نہیں، نہ ان کاموں کے کرنے سے اس کی ذات میں نقصان آسکتا ہے۔

اصل عبارت: چوری وشراب خوری وجَہَل و ظُلم سے معارضہ[3] (بحث کرنا) بھی کم فہمی سے ناشی (پرورش پانے والا) ہے کیونکہ معلوم ہے کہ غلام دستگیر (مصنف تقدیس الوکیل عن توہین رشید والخلیل) کے نزدیک خدا کی قدرت کا بندے کی قدرت سے زیادہ ہونا اور خدا کے مَقْدُورَات کا بندے کے مَقْدُورَات سے زائد ہونا ضروری نہیں حالانکہ یہ کُلِّیہ (قاعدہ) مُسَلَّمہ اہلِ اَعْلَام (علم والے) ہے کہ جو **مَقْدُوْرُ الْعَبْدِ** (جو بندوں کے قدرت کے تحت) ہے وہ **مَقْدُوْرُ اللہ** ہے۔

(ضمیمہ اخبار نظام الملک مولوی محمود حسن دیوبندی)

دوسری عبارت: کِذب و ظُلم وسَائِرُ قَبَائِح (تمام بُرائیوں) میں **بِالنَّظرِاِلٰی ذَاتِ الْبَارِیْ** (اللہ عزوجل کی طرف منسوب کرنے میں) کوئی قُبْح (خرابی) ہی نہیں یعنی ان افعال کی وجہ سے اس کی ذاتِ اقدس میں کوئی قُبْح (خرابی) لازم نہیں ہوسکتا۔[4] معاذ اللہ (جہد المقل، جلد ۱، صفحہ ۷۷، مصنف مولوی محمود الحسن دیوبندی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند)

عقیدہ 2: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کو اس معنٰی میں خاتم النبیین سمجھنا کہ حضور ﷺ سب سے پچھلے نبی ہیں عوام یعنی ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے سمجھدار لوگوں کے نزدیک اس میں کوئی فضیلت نہیں۔ بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا

---

[3] اصطلاحِ مناظرہ

[4] (الجہد المقل فی تنزیہ المعزوالمذل از مولوی محمود الحسن دیوبندی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند، ۱/۷۷، مطبع ساڈھورہ، ضلع انبالہ)

خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ ﷺ کا زمانہ انبیائے سابِق کے زمانے کے بعد اور آپ ﷺ سب سے آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم (علماء) پر روشن ہو گا کہ تقدّمُ (پہلے) یا آخر زمانے میں بالذات[5] کچھ فضیلت نہیں۔"[6] (تحذیر الناس صفحہ ۳)

تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے خاتم النبین ہونے میں کچھ فرق نہیں پڑ سکتا۔ چنانچہ بانی مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی (حضور ﷺ کا خاتم النبیین ہونے) میں فرق نہیں آئے گا۔[7] (تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

عقیدہ 3: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے علم سے زیادہ شیطان اور ملک الموت کا علم ہے یعنی شیطان و ملک الموت کے علم سے رسول اللہ ﷺ کا علم کم ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھوی براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھتے ہیں:

"یہ شیطان و ملک الموت (حضرت عزرائیل علیہ السلام) کو یہ وُسعَتْ (کثیر علم ہونا)، نص (قرآن و حدیث) سے ثابت ہوئی فخرِ دوعالم کی وُسعَتِ علم کی کون سی نص قطعی[8] ہے جس سے تمام نُصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔"[9]

یعنی شیطان و ملک الموت کے علم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا علم ماننے والا مشرک ہے یعنی شیطان و ملک الموت علم میں خدا کے شریک ہیں جب ہی تو رسول اللہ ﷺ کا ان سے زیادہ علم ماننا شرک ہوا۔ معاذ اللہ

عقیدہ 4: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جو بعض غیبوں کا علم حاصل ہے اس میں حضور ﷺ کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علمِ غیب تو عام لوگوں کو بلکہ ہر بچے، ہر پاگل کو بلکہ تمام جانوروں چوپایوں کو بھی حاصل ہے چنانچہ دیوبندی مذہب کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: "اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے۔"[10] (حفظ الایمان صفحہ ۸)

عقیدہ 5: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ جو مسلمان کسی نبی یا ولی کو پکارتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ، یا غوث، یا خواجہ غریب نواز، یا حسین، یا علی کہتے ہیں یا اُن کی منّتیں مانتے ہیں، نذر و نیاز کرتے ہیں یا کسی نبی یا ولی کو شفاعت کرنے والا جانتے ہیں وہ سب لوگ ابو جہل کے برابر مشرک ہیں چنانچہ دیوبندی مذہب کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں:

---

5) یعنی پہلے زمانے میں نبی ہونے میں یا آخری زمانے میں نبی ہونے میں کوئی فضیلت نہیں۔ معاذ اللہ

6) (تحذیر الناس از مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند، ص ۳، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

7) (تحذیر الناس از مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند، ص ۲۸، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

(8) یعنی آپ علیہ السلام کی علمی وسعت پر کوئی قرآنی آیت یا حدیث نہیں۔ معاذ اللہ

9) (البراہین القاطعۃ، صفحہ ۵۵، دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

10) (حفظ الایمان مع بسط البنان، ص ۱۵، دارالکتاب دیوبند، یوپی) (حفظ الایمان مع بسط البنان و تغییر العنوان، ص ۱۳، قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی)

"یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان (بت پرستوں) کا کفر و شرک تھا جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔"[11] (تقویۃ الایمان صفحہ ۶)

دیوبندیوں کے اس عقیدے کی بناء پر دربارِ خواجہ غریب نواز و بارگاہِ صعود سالار و مزاراتِ اُولیاء کے خیرات و صدقات و نذر و نیاز اور چڑھاوے وغیرہ شرک ہوئے اس پر راضی رہنے والے اور اس خیرات صدقات کے کھانے والے سب کے سب مشرک بلکہ ابو جہل کے برابر مشرک ہوئے۔

عقیدہ 6: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ مُحرّم میں امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکرِ شہادت صحیح روایتوں سے بھی بیان کرنا حرام ہے ان کی نیاز کا شربت دودھ اور ان کی سبیل کا پانی پینا بھی حرام ہے، ان کاموں میں چندہ دینا بھی حرام ہے لیکن ہولی دیوالی کی پوریاں، کچوریاں کھانا جائز ہے چنانچہ تبلیغیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں: "محرم میں ذکرِ شہادتِ حسین علیہ السلام کرانا اگرچہ برروایتِ صحیح ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تَشَبُّہ روافض (رافضیوں کی مشابہت) کی وجہ سے حرام ہے۔"[12] (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ ۱۱۴ جلد ۳)

اور حاشیہ پر لکھ دیا لِاَنَّہٗ کُفْرٌ یعنی اس لئے کہ یہ سب کفر ہے یہی مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں: "ہندو تیوہار یا ہولی دیوالی میں اپنے اُستاد یا حاکم یا نوکر کو کھیر یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا کھانا استاد، حاکم یا نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟ الجواب: درست ہے۔"[13] (فتاویٰ رشیدیہ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۳)

عقیدہ 7: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار (موچی) سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔[14] (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱)

عقیدہ 8: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ غیب کی بات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔[15] (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰)

غیب کی بات اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔[16] (تقویۃ الایمان صفحہ ۴۶)

مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۷ جلد سوم میں لکھتے ہیں: "پس اثبات علمِ غیب غیرِ حق تعالیٰ شرکِ صریح ہے۔"[17]

عقیدہ 9: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعظیم صرف بڑے بھائی کی تعظیم کی طرح کرنی چاہیے۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں "انسان سب آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کو چاہیے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اُولیاء و انبیاء امام زادے پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے

---

11 (تقویۃ الایمان، پہلا باب توحید و شرک کے بیان میں، ص ۸، مطبوعہ دہلی) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، ص ۱۱، ناشر شمع بک ایجنسی یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

12 (فتاویٰ رشیدیہ (کامل)، کتاب العلم، ص ۱۴۹، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

13 (فتاویٰ رشیدیہ (کامل)، کتاب حرمت اور جواز کے مسائل، ص ۵۷۵، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

14 (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک، ص ۲۰، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

15 (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الثانی فی ذکر رد الاشراک فی العلم، ص ۳۰، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

16 (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الرابع ذکر رد الاشراک فی العبادات، ص ۷۷، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

17 (فتاویٰ رشیدیہ (کامل)، کتاب العقائد، ص ۲۴۴، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے اور ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے ہم ان سے چھوٹے ہیں۔"[18] (تقویۃ الایمان، صفحہ ۴۸)

گویا دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ اُمت پر پیغمبر کو ایسی سرداری حاصل ہے جیسے پٹیل کو اس کی قوم پر اور زمیندار کو اس کے گاؤں پر۔ چنانچہ مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں: "جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی اُمت کا سردار ہے۔"[19] (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۰)

عقیدہ 10: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال تعظیم کے ساتھ لانا، زناکاری، رنڈی بازی اور اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ ان ناپاک کاموں کے خیال سے نماز ہو جائے گی مگر رسول اللہ ﷺ کے خیال سے نماز بھی باطل ہوگی اور آدمی بھی مشرک ہو جائے گا۔ چنانچہ مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں:

"ازوسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتراست وصرف ہمت بسوی شیخ وامثال آناز معظمین گوجنابِ رسالت مآب باشند بچندین مرتبہ بدتراز استغراق درصورت گاؤخرخوداست خیال آنباتعظیم واجلال بسوید ای دل میچسپد بخلاف خیال گاؤوخرکہ نہ آں قدرچسپیدگی می بود ونہ تعظیم بلکہ مہان ومحقرمی بودو ایں تعظیم واجلال غیرکہ درنماز ملحوظ ومقصود میشود بشرک میکشد۔"[20] (صراطِ مستقیم، صفحہ ۸۶)

عقیدہ 11: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ بار بار میلاد شریف کرانا کَنہیّا (بُت) کے جنم کی مثل بلکہ اس سے بھی بدتر ہے فرضی خرافات، بُری حرکت، قابلِ ملامت اور فسق و حرام ہے چنانچہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں: "یہ ہر روز اعادہ ولادت کا مثلِ ہنود[21] کے ہے کہ سانگ کنہیا[22] کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثلِ روافض کے کہ نقلِ شہادت کے اہلبیت بتاتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکت قبیحہ (بری حرکت) قابلِ لوم (قابلِ ملامت) و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خُرافاتِ فرضی بناتے ہیں۔"[23] (براہین قاطعہ صفحہ ۴۸)

---

18) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الرابع ذکر ردالاشراک فی العبادات، ص ۸۰، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

19) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الرابع ذکر ردالاشراک فی العبادات، ص ۸۵، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

20) (صراط مستقیم مترجم اردو از مولانا اسمٰعیل، صفحہ ۱۱۸، ادارہ نشریات اسلام، اردو بازار، لاہور) (صراط مستقیم مترجم، صفحہ ۱۴۸، مطبوعہ دارالکتاب دیوبند یوپی)

21) یہ لفظ ہندو کی جمع ہے بعض لوگ ہنود کے ساتھ اہل کا لفظ بڑھا کر 'اہل ہنود' کہتے ہیں جو سراسر غلط ہے۔

22) "سانگ کنہیا" مزاحیہ شخص تھا جو مزاحیہ شعر و شاعری کرتا تھا۔

23) (براہین قاطعہ، ص ۱۴۸، کتب خانہ رحیمیہ سہارنپور)

عقیدہ 12: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ صرف ایک اللہ کو ماننا چاہیے تمام پیغمبروں کا یہی حکم ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو مت مانو چنانچہ اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں: "جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔"[24] (تقویۃ الایمان، صفحہ ۱۱)

عقیدہ 13: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء و اُولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں۔[25] (تقویۃ الایمان، صفحہ ۴۴، اسمٰعیل دہلوی)

عقیدہ 14: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار (اختیار) نہیں۔[26] (تقویۃ الایمان، صفحہ ۳۲، اسمٰعیل دہلوی)

عقیدہ 15: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے کیونکہ اُنھوں نے تو صرف مُردوں کو زندہ کیا مگر ہمارے گنگوہی جی نے مُردوں کو زندہ کیا اور زندہ کو مرنے بھی نہ دیا۔ مولوی محمود حسن صدر مدرسہ دیوبند گنگوہی کے مرنے پر ان کی تعریف میں مرثیہ لکھتے ہیں:

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا   اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابنِ مریم[27]   (مرثیہ گنگوہی صفحہ ۳۳)

فائدہ: اس شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گنگوہی کو افضل بتایا اور توہین بھی کی اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بھی کمال توہین کی ہے اسی مرثیہ صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں:

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں   عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثانی[28]

فائدہ: اعلیٰ درجے کے حسین و جمیل اللہ کے بندے یوسف علیہ السلام ہیں مگر گنگوہی صاحب کے کالے کالے بندے یوسفِ ثانی ہیں تو گورے گورے بندگانِ گنگوہی کا کیا کہنا یہ تو خدا سے بھی بڑھ گئے۔ (معاذاللہ)

عقیدہ 16: دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثانی رشید احمد گنگوہی ہے چنانچہ ان کے مرنے کے بعد ان کی تعریف میں مولوی محمود الحسن دیوبندی لکھتے ہیں:

زبان پر اہلِ ہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید   شاُٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی[29]   (مرثیہ گنگوہی صفحہ ٦)

عقیدہ 17: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ کسی نبی یا رسول یا ولی سے بلکہ اللہ کے سوا کسی اور سے نفع یا نقصان کی اُمید رکھنے والا مشرک ہے چنانچہ اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان صفحہ ۳۰ میں لکھتے ہیں:

---

24) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک، ص ۲۱، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

25) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الرابع ذکر رد الاشراک فی العبادات، ص ۴۷، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

26) (تقویۃ الایمان از اسماعیل دھلوی، ص ۵۹، ناشر فخر العبید اعظمی)

27) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، ص ۲۳، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

28) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، ص ۹، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

29) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، ص ۵، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

"مشکل کے وقت پکارنا اللہ کا ہی حق ہے اور نفع اور نقصان کی اُمید اسی سے چاہیے کہ یہ معاملہ کسی اور سے کرنا شرک ہے" مگر گنگوہی سے مانگنا عین اسلام ہے۔ دیکھئے مرثیہ میں لکھا ہے کہ

حوائج دین ودنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب — گیا وہ قبلہ حاجات روحانی وجسمانی[30]

گنگوہی صاحب مربی خلائق ہیں۔ مرثیہ صفحہ ۱۲ میں ہے:

خدا ان کا مربی یہ مربی تھے خلائق کے — مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی[31]

عقیدہ 18: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے جو شخص رسول اللہ ﷺ کو ذاتی علمِ غیب بغیر عطائے خداوند ثابت کرے اس کو کافر نہیں کہنا چاہیے بلکہ اس کے اس کفر کی تاویل کرے مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں: "جو یہ عقیدہ رکھے کہ خود بخود آپ ﷺ کو علم تھا بدونِ اطلاعِ حق تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر) کے تو اندیشہ کُفر کا ہے۔۔۔ امام نہ بنانا چاہیے اگر چہ کافر کہنے سے بھی زبان کو روکے اور تاویل کرے۔"[32] (فتاویٰ رشیدیہ، جلد ۱، صفحہ ۱۵)

عقیدہ 19: تبلیغیوں، وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ شرک سے بچنا بخشش کا ذریعہ نہیں بلکہ بخشش کا دارومدار گناہوں پر ہے جتنے گناہ ہوں گے اتنی ہی بخشش ہوگی اگر گناہ نہیں ہے تو بخشش بھی نہیں ہوگی۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں: "اس دنیا میں سب گناہگاروں نے گناہ کیے ہیں فرعون بھی اس دنیا میں تھا اور ہامان بھی اس میں بلکہ شیطان بھی اس میں ہے پھر یوں سمجھئے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگاروں سے ہوئے وہ ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا۔"[33] (تقویۃ الایمان، صفحہ ۱۵)

عقیدہ 20: تبلیغیوں کا عقیدہ ہے محمد رسول اللہ ﷺ اُردو زبان میں دیوبندی ملاؤں کے شاگرد ہیں۔ رشید گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی براہینِ قاطعہ صفحہ ۳۶ پر لکھتے ہیں: "مدرسہ دیوبند کی عظمت، حق تعالیٰ کی درگاہ میں بہت زیادہ ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ ﷺ کو اُردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ ﷺ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ ﷺ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسۂ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ مدرسہ کا معلوم ہوا۔"[34]

فائدہ: اُویسی کہتا ہے یہ خواب من گھڑت ہے یا پھر نہ مانیں۔

---

30) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، ص ۸، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

31) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، ص ۹، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

32) (فتاویٰ رشیدیہ (کامل)، کتاب العلم، انبیاء کا علم غیب، ص ۲۴۱، ناشر دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

33) (تقویۃ الایمان، الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک، ص ۴۹، مکتبۂ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

34) (البراہین القاطعۃ، ص ۲۶، دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

نوٹ: ان کے دیگر گندے عقائد و مسائل دیکھنا منظور ہوں تو فقیر اُویسی کی کتاب "التحقیق الکامل فی امتیاز الحق و الباطل عرف دیوبندی بریلوی فرق" کا مطالعہ کیجئے۔

مذکورہ بالا گندے عقیدے اس تبلیغی جماعت کے ہیں لیکن وہ ان عقائد کو یا تو جانتے نہیں اگر جانتے بھی ہیں تو اپنی وہابیت و دیوبندیت کو ظاہر نہیں ہونے دیتے۔

جماعت تبلیغی وہابی ہیں: عوام بلکہ بہت سے پڑھے لکھے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ فی سبیل اللہ تبلیغ کرتے اپنا کھاتے ہیں کسی سے کچھ نہیں لیتے اور دین کی باتیں بتاتے ہیں اور کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے، سیدھے سادھے مسلمان ہیں تو انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ بھی ان کا پھنسانے کا ایک ڈھنگ ہے کیونکہ اگر وہ صاف کہہ دیں کہ ہم وہابی دیوبندی ہیں اہل سنّت کے عوام ان کے دَامِ تَزْوِیز(فریب کے جال) میں نہیں آسکتے اسی لئے انھیں ٹریننگ(Training) دی جاتی ہے اور اس بات پر مضبوط کرکے بھیجا جاتا ہے کہ کسی کو یہ نہ بتانا کہ ہم وہابی و دیوبندی ہیں حالانکہ ان کے بڑے وہابیت پر ناز کرتے اور بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کو وہابی بنادیں چنانچہ ملاحظہ ہوں۔

مولوی محمد الیاس کا بیان: بانی تبلیغی جماعت نے فرمایا: "مولانا(اشرف علی)تھانوی (دیوبندی) نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح اُن کی تعلیم عام ہو جائے گی۔"[35] لیکن ہم دیوبندی ہونے کا اظہار نہیں کرتے کیونکہ اظہار کرنے سے دوسرے فرقوں کے مسلمان ہماری بات بھی سننے کو تیار نہیں ہوتے۔(ملفوظاتِ الیاس صفحہ ۵۶)

فائدہ: دیکھئے تبلیغی جماعت کے بانی نے اصلی مقصد بتادیا کہ اس نے وہی بات نکالی جو ہم نے کہا اور مولوی اشرف علی تھانوی کی تمنا بھی یہی تھی کہ تمام مسلمان وہابی ہو جائیں اور مولوی محمد الیاس کے تمام اکابر وہابی تھے چند حوالے حاضر ہیں۔

ہم وہابی ہیں: مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا کہ "محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور ان کے مقتدی اچھے تھے وہ محمد بن عبدالوہاب شیخ نجدی عالم الحدیث تھا، شرک و بدعت سے روکتا تھا ملخصاً۔"[36](فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ ۵۵۱)

(۲) مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے کہا کہ بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں، یہاں ہمارے ہاں فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو۔[37](اشرف السوانح، جلد۱، صفحہ ۴۵)

(۳) اگر میرے پاس دس ہزار روپے ہوں تو سب کی تنخواہ کردوں پھر خود ہی لوگ وہابی بن جائیں۔(الافاضاتِ الیومیہ، جلد۳، صفحہ ۶۷)

---

35) (ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاس، مرتبہ منظور نعمانی، ملفوظ ۵۶، ص۵۷، کتب خانہ الفرقان، کچہری روڈ، لکھنؤ)

36) (فتاوی رشیدیہ (کامل)، کتاب الجنائز، محمد عبدالوہابی نجدی کا مذہب، ص ۲۹۲، ناشر دارالاشاعت، اردوبازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

37) (اشرف السوانح، جلد اول، باب ہشتم درس و تدریس، صفحہ ۸۴، ۸۳، ادارۂ تالیفات اشرفیہ ملتان)

(۴) ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ نجدی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں مگر عمل میں کچھ بودے معلوم ہوتے ہیں۔ [38] (الافاضاتِ الیومیہ، جلد ۴، صفحہ ۱۴، ملفوظ صفحہ ۲۷)

(۵) بدعتی کے معنی ہیں باادب بے ایمان اور وہابی کے معنی بے ادب باایمان۔ [39] (الافاضاتِ الیومیہ، جلد ۴، صفحہ ۳۳ و صفحہ ۱۴۴)

(۶) مولوی منظور سنبھلی دیوبندی تبلیغی جماعت کے سرگرم و بانی ارکان میں سے ہیں وہ اپنی وہابیت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "ہم خود اپنے بارے میں بھی صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بہت سخت وہابی ہیں۔" [40] (سوانح مولانا محمد یوسف، صفحہ ۱۹۱)

(۷) مولوی زکریا سہارنپوری تبلیغی جماعت کے موجودہ امیر ہیں اور بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس صاحب کے حقیقی بھتیجے ہیں وہ کہتے ہیں: "مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔" [41] (سوانح مولانا محمد یوسف، صفحہ ۱۹۳)

(۸) مولوی احمد علی صاحب جمعیت العلماءِ اسلام اور انجمن خدام الدین کے امیر تھے، وہ ہر نماز عید غیر مقلد وہابی کی اقتداء میں ادا کرتے اور غیر مقلدین میں رشتہ بھی دیا ہوا تھا یعنی وہابیوں سے نہ صرف روحانی اور اعتقادی رشتہ تھا بلکہ جسمانی تعلق بھی تھا وہ خود لکھتے ہیں: "میں ہمیشہ عید کی نماز کی مولانا داؤد غزنوی (غیر مقلد وہابی) کی قیادت میں ادا کرتا ہوں۔" (ہفت روزہ خدام الدین، ۴ جولائی ۷۵ صفحہ ۲۰)

(۱۰) مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی کو اہلحدیث مکتبِ فکر کے مشہور مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی سے بھی شرفِ تلمیذ حاصل ہے آپ کو مرکزی جمعیت اہلحدیث میں بھی مقام حاصل ہے آپ دیوبندی مکتبِ فکر کے مشہور مولوی احمد علی صاحب شیر انوالہ دروازہ لاہور کے داماد بھی تھے۔ [42]

(کراماتِ اہلحدیث، صفحہ ۲)

(۱۱) مولوی غلام اللہ! ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں ایک استفسار ارسال کیا جس کا جواب آپ کے دارالعلوم تعلیم القرآن کے مفتی عبدالرشید صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل موصول ہوا۔ شیخ محمد بن عبدالوہاب علیہ الرحمۃ حنبلی المذہب بزرگ ہوئے ہیں ان کے عقائد وہی ہوں گے جو حنبلی المذہب لوگوں کے ہوتے ہیں، حنبلی اہلسنّت والجماعت کے چار مذاہب میں سے ایک مذہب ہے اور چاروں مذاہب حق ہیں۔ هذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار راولپنڈی، ۷ ذیقعد ۱۳۹۶ھ)

نتیجہ: مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ علماءِ دیوبند کی نظر میں بانی وہابیت محمد ابنِ عبدالوہاب نجدی کے عقائد عمدہ ہیں وہ عامل بالحدیث تھا۔ مولوی اشرف علی تھانوی خود وہابی تھے اور لوگوں کو تنخواہ کے طور روپے تک دے کر وہابی بنانے کے لئے بے چین و آرزومند تھے نجدی وہابیوں کو عقائد کے بارے میں اچھا سمجھتے تھے ان کے نزدیک وہابی کا معنی باایمان تھا، مولوی زکریا اور مولوی منظور جیسے اکابر دیوبند خود کو سخت وہابی اور بڑا وہابی ہونے میں فخر محسوس

[38] (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر ۲۷، ۴/ ۳۱، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

[39] (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر ۶۲۱، ۲/ ۳۷۳، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

[40] (سوانح حضرت مولانا محمد یوسف، ص ۱۹۱، مصنف محمد ثانی حسنی، ناشر قرآن لمیٹڈ، اردو بازار، لاہور)

[41] (سوانح حضرت مولانا محمد یوسف، ص ۱۹۲، مصنف محمد ثانی حسنی، ناشر قرآن لمیٹڈ، اردو بازار، لاہور)

[42] (کراماتِ اہلحدیث از مولانا عبدالمجید سوہدروی، حضرت مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی، ص ۳۸، مسلم پبلیکیشنز، مطبع اُحد پرنٹنگ پریس، لاہور)

کرتے تھے۔مولوی احمد علی صاحب وہابیوں کی اقتداء میں باقاعدگی سے ہر نماز پڑھتے تھے،وہابیوں سے جسمانی رشتہ بھی تھا اعتقادی رشتہ بھی تھا اور خود مولوی غلام خاں صاحب کے مفتی بانی وہابیت محمد بن عبدالوہاب نجدی کو بزرگ سمجھتے اور علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

فائدہ: ان واضح حقائق اور ناقابلِ تردید دلائل کی موجودگی میں کون ہے جو علمائے دیوبند کی وہابیت میں شک وشبہ کرے گا؟

علامہ شامی: اب آیئے اہل سنّت احناف کے جلیل القدر امام علامہ ابن عابدین شامی حنفی علیہ الرحمۃ سے سنیئے وہ وہابیت اور بانی وہابیت ابنِ عبدالوہاب نجدی اور اس کی ذریت کے متعلق کیا فرماتے ہیں:

كَمَا وَقَعَ فِي زَمَانِنَا فِي أَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوا عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَكَانُوا يَنْتَحِلُونَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ، لَكِنَّهُمْ اعْتَقَدُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُونَ وَأَنَّ مَنْ خَالَفَ اعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُونَ، وَاسْتَبَاحُوا بِذَلِكَ قَتْلَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتَّى كَسَرَ اللَّهُ تَعَالَى شَوْكَتَهُمْ وَخَرَّبَ بِلَادَهُمْ وَظَفِرَ بِهِمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِينَ عَامَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ وَأَلْفٍ[43]

(ردالمحتار، جلد ۳)

ترجمہ: جیسے کہ ہمارے زمانہ میں محمد بن عبدالوہاب کے ماننے والوں کا واقعہ ہوا کہ یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ و مدینہ پر غلبہ کرلیا اپنے آپ کو حنبلی کہلائے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقائد کے خلاف ہیں وہ مشرک ہیں اسی لئے اُنھوں نے اہل سنّت و الجماعت کا قتل جائز سمجھا اور علمائے اہلسنّت کو قتل کیا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے وہابیوں کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہروں کو ویران کر دیا اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی، یہ ۱۲۳۳ھ کا واقعہ ہے۔

وھابی نجدی کے عقائد و مسائل: جب ناظرین نے یقین کرلیا کہ یہ تبلیغی جماعت والے وہابی ہیں اور تاریخ شاہد ہے کہ نجدی عقائد خطرناک ہیں چنانچہ

(۱) روضے گرانا۔

(۲) اولیاء و دیگر جملہ اہلسنّت کو کافر جاننا۔

(۳) درود و سلام سے انکار بلکہ ان کتابوں کو جلا دینا جس میں درود شریف کے فضائل اور صیغ جمع کیے گئے جیسے دلائل الخیرات وغیرہ۔

(۴) سر منڈوانا۔

(۵) تقیہ[44] کرنا۔

(۶) میلاد شریف حرام۔

(۷) دعا کے بعد درود شریف حرام و ناجائز۔

---

43) (كتاب حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الجهاد، باب البغاة، قوله: ويكفرون أصحاب نبينا صلى الله عليه وسلم، ۲۶۲/۴، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية ۱۳۸۶ھ = ۱۹۶۶م)

44) بولتے میں سہارے کے لیے کسی لفظ یا جملے کے بار بار کہنے کی عادت یعنی گفتگو میں جہاں کہیں رکتے ہیں تو وہ لفظ یا جملہ بلا ارادہ زبان سے نکل جاتا ہے، جیسے: کیا نام، جو ہے کہ، عام: تکیہ کلام۔

(۸) انبیاء و اُولیاء کا وسیلہ ناجائز۔

(۹) بتوں والی آیات اہلِ اسلام پر پڑھنا۔

(۱۰) نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کوئی اختیار نہیں۔

(۱۱) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے کہتا تھا وہ تو مر گئے اب وہ کسی کو کیا نفع یا نقصان دے سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

مزید تفصیل فقیر اُویسی غفرلہ ٗ کی کتاب "دیوبندی وہابی کی نشانی" "ابلیس تا دیوبند" پڑھیئے۔

ناظرین تبلیغی جماعت والوں کو اندر سے جھانک کر دیکھیں تو انشاء اللہ نجدی وہابی کے مسائل و عقائد ملیں گے بلکہ ان سے بھی دو قدم آگے۔

انگریز نے تبلیغی جماعت کھڑی کی: یہ تو سب کو معلوم ہے کہ انگریز نے جب ہندوستان پر قبضہ کیا تو اس نے اسلام کا شیرازہ (نظام) بگاڑنے کے لئے اسلام کے نام پر مختلف دینی اسلامی جماعتیں کھڑی کیں۔ جیسے مرزائی، خاکساری، پرویزی ان میں ایک یہ تبلیغی جماعت بھی انگریز کا ایک پودا ہے چنانچہ مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کے رہبر اعظم مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق شبیر احمد عثمانی دیوبندی انکشاف کرتے ہیں۔ "مکالمۃ الصدرین" صفحہ ۱۰ و صفحہ ۱۱ میں ہے کہ حفظ الرحمن کی اس بات کا جواب دیتے ہوئے جناب شبیر احمد نے یہ جواب دیا کہ "دیکھیے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمارے آپ کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو کہتے ہوئے سُنا گیا کہ اُن کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔ اسی کے ساتھ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ مولانا تھانوی کو اس کا علم نہ تھا کہ روپیہ حکومت دیتی ہے مگر حکومت ایسے عنوان سے دیتی تھی کہ اُن کو اس کا شبہ بھی نہ گزرتا تھا۔ اب اسی طرح اگر حکومت مجھے یا کسی شخص کو استعمال کرے مگر اس کو یہ علم نہ ہو کہ اسے استعمال کیا جا رہا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ شرعاً اس میں ماخوذ نہیں ہو سکتا۔"[45]

فائدہ: غور فرمائیں کہ تھانوی صاحب گورنمنٹ برطانیہ کے خیر خواہ اور وفادار ایجنٹ (Agent) تھے کہ پے درپے تھانوی صاحب کو چھ سو ماہواری آتے تھے اور یہ روپے برٹش (British) برابر تھانوی جی کو چھ سو ماہواری بھیجتی تھی اور تھانوی صاحب یہ ماہواری چھ سو روپے وصول کرتے رہے اور برطانوی مرضی و اشاروں پر مسلمانوں میں فساد انگیزی و فتنہ پردازی کی تحریکیں اُٹھاتے رہے اور برطانیہ کا حق ادا کرتے رہے۔ تھانوی جی چونکہ برٹش (British) کے ایجنٹ (Agent) وظیفہ خوار تھے اور برابر چھ سو ماہواری پاتے تھے اسی لئے تبلیغی جماعت کی سرپرستی ان کے سپرد ہوئی۔

ازالۂ وہم: باقی رہا کہ شبیر احمد صاحب کا یہ کہنا کہ آپ کو اس کا علم نہ تھا کہ یہ چھ سو روپے کہاں سے آتے ہیں لہٰذا ماخوذ نہیں بجا (درست ہے)۔ لیکن حکومتِ برطانیہ کی طرف سے چھ سو روپے ماہانہ تھانوی کو ملنا تو یقیناً ثابت ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ کثیر رقم ماہ بماہ دیتے ہیں اور انگریز کو کیا فائدہ تھا۔ ظاہر ہے کہ جب تک تھانوی صاحب برطانوی اشاروں پر کاربند اور عامل نہ ہوں گے اور ان کی مرضی کے کام نہ کریں تو یہ رقم کیونکر ملتی پھر یہ کہ تھانوی جی کے بڑے بھائی اکبر علی برٹش (انگریز) کے محکمہ سی، آئی، ڈی میں تھے تو علم ہونا ضروری ہوا ہاں شبیر صاحب کو علم نہ ہو تو ایک حد تک درست ہے۔

---

45) (مکالمۃ الصدرین، علامہ عثمانی کا جواب، ص ۱۶، ہاشمی بک ڈپو، لاہور، مقام اشاعت: دیوبند، انڈیا، ۱۹۴۵ء)

انگریز چوکنّا تھا: معلوم نہیں کہ انگریز بلاضرورت ایک ٹیڈی (چھوٹا پیسا) بھی ضائع نہیں کرتا تھا پھر سوچئے کہ ان دیوبندیوں وہابیوں سے کیوں پیار کرتا تھا اس کے رشتہ دار تھے، ماننا پڑے گا کہ اتنی خطیر رقم صرف اسی لئے دیتا تھا کہ اسلامی شیرازہ بکھرے، اسی لئے مولوی محمد الیاس نے نئی تبلیغی جماعت بنانے پر زرِ کثیر خرچ کیا۔ اسی رسالہ مکالمۃ المصدرین کے صفحہ ۸ میں ہے کہ مولانا حفظ الرحمن صاحب (ناظم جمعیت علمائے ہند دہلی) نے کہا "الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہوگیا۔"[46]

اس حکایت وروایت کا راوی معتبر ہے اور پھر جمعیت کلکتہ وجمعیت دہلی دونوں کے اراکین کی موجودگی میں بول رہا ہے اور کسی نے اب تک اس کی تردید نہیں کی اور انگریزی رقم بند نہیں ہوئی بلکہ حاجی رشید احمد کے علاوہ کوئی اور ذریعہ مقرر ہوگیا۔ ثابت ہوا الیاس صاحب انگریز کے ایجنٹ (Agent) تھے اور الیاسی تبلیغی پارٹی انگریز کے پروردہ (پالا ہوا) اور انگریزوں کے مشورہ سے بنائی گئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حفظ الرحمن اور حاجی رشید احمد بھی انگریز کے "پٹھو" تھے نہ صرف یہی بلکہ دیوبند مدرسہ کے اکابر مثلاً سید احمد بریلوی، اسمعیل دہلوی اور رشید احمد گنگوہی وقاسم نانوتوی وخلیل احمد انبیٹھوی ومحمود حسن دیوبندی وڈپٹی نذیر احمد وسر سید احمد خان ونواب بھوپالی ومولوی اسحٰق دہلوی اور شبلی وحالی سارے کے سارے انگریز کے ایجنٹ (Agent) تھے اور اسی ایجنٹی کے سلسلہ میں کتبِ وہابیہ شائع ہوئیں جیسے تقویۃ الایمان ویکروزی اور صراطِ مستقیم اور حفظ الایمان اور براہینِ قاطعہ اور تحذیر الناس اسی بَل بُوتے اور اشارے پر ہیں کہ مسلمان معاذ اللہ بے دین بنیں تو برطانیہ حکومت کا اقتدار قائم ہو۔ مزید حالات تفصیل فقیر کے رسالہ "انگریز کا پٹھو دیوبندی" میں دیکھئے۔

رسالہ مکالمہ الصدرین کا تعارف: مکالمۃالصدرین مرتبہ طاہر احمد قاسمی نبیرہ قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند رکنِ مجلسِ عاملہ آل انڈیا جمعیت علمائے اسلام کلکتہ مطبوعہ رحمانی پریس دہلی جس کو مُرتَّب کرنے کے بعد شبیر احمد عثمانی کو دکھا کر درست کرا کر پھر چھاپا گیا یہ دو دیوبندی مولویوں کا گفتگو نامہ ہے جب کہ مولوی حسین احمد دیوبندی کانگریسی مخالفت پاکستان پر زور دیتا تھا اور دوسرا شبیر عثمانی اس کی مخالفت میں اس کے اندرونی پول کھولتا تھا اب یہ رسالہ خطباتِ مدارس نامی کتاب کے ساتھ لاہور میں شائع ہوا ہے۔

تبلیغی جماعت کی گستاخیاں: اس میں اب ذرّا برابر بھی شک نہ رہا کہ تبلیغی جماعت انگریز کا کاشتہ (کاشت کیا ہوا) پودا ہے جس نے ہمارے سنی مسلمانوں کو وہابی بنانے کی بھرپور کوشش کی اور کر رہے ہیں اور گستاخیوں میں وہابیوں کے بھی سردار واقع ہوئے ہیں۔ فقیر نے وہابیوں دیوبندیوں کی گستاخیوں پر ایک رسالہ المسمّٰی "التحقیق الکامل" لکھا ہے یہاں صرف بانی جماعتِ تبلیغی مولوی محمد الیاس کی گستاخیاں درج کی جاتی ہیں۔ بانی تبلیغی جماعت نے کہا:

(۱) "اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کرلیں تب بھی ذرہ ہل نہیں سکتا۔ اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہوسکے۔"[47] (مکاتیب مولوی الیاس، صفحہ ۱۰۷)

فائدہ: اس میں تنقیص انبیاء علیہم السلام کا پہلو صاف نظر آتا ہے کہ مولوی الیاس تکبر میں آکر کہہ گیا کہ وہ انبیاء علیہم السلام سے بڑھ گیا۔ (معاذاللہ)

---

46) (مکالمۃالصدرین، مولانا حفظ الرحمن صاحب کی تقریر کا خلاصہ، ص ۱۳، ہاشمی بُک ڈپو، لاہور، مقامِ اشاعت: دیوبند، انڈیا، ۱۹۴۵ء)

47) (مکاتیب حضرت مولانا شاہ محمد الیاس از ابوالحسن علی ندوی، کارکنوں اور دوستوں کے نام، ص ۱۰۷، انجمن ترقی اردو (ہند)، دہلی، سن اشاعت: ۱۹۶۲ء)

حالانکہ ایک نبی علیہ السلام سے کُل کائنات ملکوت ہوں یا اُولیاء، غواث، اقطاب کوئی بھی اعلیٰ ہونا تو درکنار برابری کا دم بھرنے والا بھی،" بے ایمان" ہے۔لیکن تبلیغی جماعت کا بانی کیا کہہ گیا۔سوچئے۔

(۲) مولوی الیاس مذکور کے ملفوظات صفحہ ۵۰ میں ہے کہ "کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آلِ عمران:۱۱۰) کی تفسیر خواب میں یہ اِلقا (بات الہام) ہوئی کہ تم انبیاء (علیہم السلام) لوگوں کے واسطے ظاہر کیے گئے ہو۔"[48]

یہ خالص شیطانی خواب ہے یا نہیں جس کی بنیاد مولوی الیاس صاحب مثل انبیاء علیہم السلام ہونے کا دعویٰ کررہے ہیں اس پر مزید تفصیل کی ضرورت نہیں اس لئے کہ العاقل یکفیه الاشارة اور یہاں اشارہ نہیں بلکہ صریح گستاخیاں ہیں اگر کوئی نہیں مانتا تو ہمارا کیا۔

بھیڑ کی صورت لیکن بھیڑیئے سے بدتر: ہمارے عوام ان کی ظاہری صورت کو دیکھتے ہیں تو اُلٹا ہمیں کوَستے ہیں کیونکہ ان لوگوں کی نیکی، عبادت، زہد، پُرفریب نوا کہ ہم چندہ نہیں مانگتے بندہ مانگتے ہیں اپنا خرچ کھاتے ہیں، مسجدوں میں گزارتے ہیں، بسترے سر پر اُٹھا کر اللہ کی رضا پر لوگوں کو اللہ اللہ سکھاتے ہیں وغیرہ لیکن ہمارے مسلمان بھائیوں کو شاید یہ معلوم نہیں کہ ابلیس بھی کبھی شیخ نجدی کا بھیس بدل کر مصطفی ﷺ کی دشمنی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ہم چند واقعات پیش کرتے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ دشمنانِ اسلام جب تک ایسا روپ نہیں دھارتے اُس وقت تک اپنے مِشن (Mission) میں کامیاب نہیں ہوتے۔

دشمنِ مصطفی ﷺ نیک آدمی کی صورت میں:

عن أنس قال كان فينا شاب ذو عبادة وزهد واجتهاد فسميناه لرسول الله فلم يعرفه ووصفناه بصفته فلم يعرفه فبينما نحن كذلك إذ أقبل فقلنا يا رسول الله هو هذا أفقال انى لارى على وجهه صفعة من الشيطان حجاء فسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أجعات في نفسك أن ليس في القوم خير منك فقال اللهم نعم ثم ولى فدخل المسجد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يقتل الرجل فقال أبو بكر أنا فدخل فأذاه فدخل فإذا هو قائم يصلى فقال أبو بكر كيف أقتل رجلا وهو يصلى وقد نهانا النبي صلى الله عليه وسلم عن قتل المصلين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يقتل الرجل فقال عمر أنا يا رسول الله فدخل المسجد فإذا هو ساجد فقال مثل ما قال أبو بكر وزاد لارجعن فقد رجع من هو خير مني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مه يا عمر فذكر له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يقتل الرجل فقال على أنا فقال أنت تقتله إن وجدته فدخل المسجد فوجده قد خرج فقال اما والله لو قتلته لكان أولهم وآخرهم ولما اختلف في أمتي اثنان[49] (اخرجہ ابن ابی شیبہ، کذافی ابریز شریف صفحہ ۲۷۷، حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۵۵۵، مطبوعہ قدیم وجدید)

---

[48] (ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاس از محمد منظور نعمانی، ملفوظ نمبر ۵۰، ص ۵۰، کتب خانہ الفرقان، کچہری روڈ لکھنؤ)

[49] (الأبريز. الباب السابع في تفسيره رضى الله عنه لبعض ما أشكل علينا من كلام الاشياح رضى الله عنهم. ص۲۷۷. طبع بمصر. ۱۹۸۸م)

ترجمہ: حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ مدینے میں ایک بڑا ہی عابد اور زاہد نوجوان رہتا تھا ہم نے حضور ﷺ سے ایک دن اس کا تذکرہ کیا، حضور ﷺ اسے نہیں جان سکے پھر اس کے حالات وواصاف بیان کیے جب بھی حضور ﷺ اسے نہیں پہچان سکے یہاں تک کہ وہ اچانک سامنے آگیا۔ جیسے ہی اس پر نظر پڑی ہم نے حضور ﷺ کو خبر دی کہ یہ وہی نوجوان ہے۔ حضور ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر اشارہ فرمایا میں اس کے چہرے پر شیطان کے دھبے دیکھتا ہوں پھر وہ حضور ﷺ کے قریب آیا اور سلام کیا حضور ﷺ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا یہ بات صحیح نہیں ہے کہ تو ابھی اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ تجھ سے بہتر یہاں کوئی نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا ہاں، اس کے بعد جیسے ہی وہ مسجد میں داخل ہوا حضور ﷺ نے آواز دی کہ کون اسے قتل کرتا ہے صرف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں، جب ارادے سے وہ مسجد کے اندر گئے تو اسے نماز پڑھتا دیکھا تو واپس لوٹ آئے اور اپنے دل میں خیال کیا کہ ایک نمازی کو کیسے قتل کروں جب کہ حضور ﷺ نے نمازی کے قتل سے منع کیا ہے پھر حضور ﷺ نے آواز دی کون اسے قتل کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں وہ مسجد کے اندر گئے تو اُس وقت نوجوان سجدہ کی حالت میں تھا وہ بھی اسے نماز پڑھتا دیکھ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح واپس لوٹ آئے۔ پھر حضور ﷺ نے آواز دی کون اسے قتل کرتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں، حضور ﷺ نے فرمایا تم اسے ضرور قتل کردوگے بشرطیکہ وہ تمہیں مل جائے لیکن جب حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد کے اندر داخل ہوئے تو وہ جاچکا تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم اسے قتل کردیتے تو میری اُمت کے جملہ فتنہ پردازوں میں سے یہ پہلا اور آخری شخص ثابت ہوتا اور میری اُمت کے دو فرد بھی آپس میں نہ لڑتے۔

ناظرین! اس حدیث شریف سے چند فوائد مرتب ہوتے ہیں انھیں بھی پڑھیئے۔

فوائد

(۱) واقعہ مذکورہ پر غور کیجیے کہ شخصِ مذکور شرعی احکام کا کتنا بڑا پابند تھا لیکن حضور ﷺ کی نگاہِ کرم اور آپ ﷺ کے عشق و پیار سے یکسر خالی تھا اسی لئے حضور نبی پاک ﷺ کو بار بار متوجہ کرنے کے باوجود آپ ﷺ نے اس کی جان پہچان سے انکار فرمادیا اگرچہ باطنی طور پر آپ ﷺ اس کے حالات سے پوری طرح سے واقف تھے چنانچہ جب وہ شخص حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِهِ سَفْعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ" یعنی میں اس کے چہرے پر شیطانی دھبے دیکھتا ہوں اور اسے مخاطب ہو کر اس کے اندرونی مرض (بغض ودشمنیِ نبوت) کا پتہ بھی دے دیا چنانچہ اس کے ساتھ خطاب کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں کہ "أجعلت في نفسك أن ليس في القوم أحد خيرا منك ؟ قال : اللهم نعم "[50] یعنی کیا تو نے ابھی دل میں یہی سوچا کہ تجھ سے بہتر و برتر کوئی نہیں اس کے منہ سے نکلا ہاں یہی خیال تھا۔

(۲) غور فرمائیں کہ ہمارے نبی ﷺ کے علم کی وُسعت قابلِ غور ہے کہ نہ ہر بندے ظاہری حالات سے باخبر ہیں بلکہ آپ ﷺ کے ہر ایک کے اندرونی معاملات کو خوب جانتے ہیں اس کی مزید تفصیل فقیر کے رسالہ " فیض الغفور فی علم مافی الصدور " میں ہے۔

(۳) پھر غور کیجئے کہ اس شخص کے اتنا بہت بڑے زہد و تقویٰ کے باوجود رحمۃ للعلمین اُمت کے غم میں ساری رات رونے والے کریم رحیم شفیق نبی ﷺ نے اس کے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا اور نہ صرف ایک بار بلکہ بار بار اور وہ بھی جلیل القدر صحابہ اور خلفائے راشدین جیسی شخصیات کو پھر جب وہ قتل نہ ہو سکا تو

[50] (المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، كتاب الفتوح باب، فضل من قتل الحرورية، ۱۸/۲۲۲، دار العاصمة، سنة النشر: 1419 هـ 1998 م)

افسوس فرماتے ہوئے فرمایا: "أما واللہ لو قتلته لکان أولهم وآخرهم وما اختلف في أمتي اثنان"[51] یعنی اگر وہ قتل کیا جاتا تو فی سبیل اللہ فساد کا یہی پہلا اور آخری فساد ہوتا اور تا قیامت مذہبی جھگڑا اور اختلاف دنیا سے اُٹھ جاتا۔

(۴) ثابت ہوا کہ یہ جھگڑے اور فسادات کبھی سنی شیعہ فساد اور کبھی گیارہویں، عرس حرام اور کبھی میلاد و جلوس بارہ ربیع الاوّل اور اذان سے پہلے یا بعد میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے عدمِ جواز پر لڑائی۔ غرضیکہ گھر گھر میں شرارتیں برپا کرنا اسی نیک بظاہر انسان لیکن نبی کریم ﷺ کے دشمن کی معنوی اولاد سے ہیں۔

انگریز کی اسلام دشمنی: ہم نے پہلے عرض کیا ہے کہ انگریز اسلام دشمنی میں ہر طرح کے حَرْبے (داؤ) استعمال کرتا ہے اس کا سب سے بڑا حَرْبَہ (سازش) یہی ہے کہ اسلامی شِعار پر سختی سے پابندی کرا کر اندرونی طور پر اسلام کی جڑ نہ صرف کھوکھلی کرے بلکہ ہر ممکن اسے مٹادے بلکہ حضور سرورِ کائنات ﷺ کی ذاتِ اقدس پر حملہ کرنا اس کا اصلی منشا (چاہت) ہے۔ چنانچہ پڑھئے حضرت نورالدین زنگی کا خواب۔

تعارف نورالدین: چھٹی صدی ہجری میں شام کے ساحل پر مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان خونریز جنگیں ہورہی تھیں اور دوسری طرف دمشق کا مردِ مجاہد سلطان نورالدین اپنے چند ہزار فِدا کاروں (مجاہدوں) کے ساتھ کفر کے اس سیلاب کو روکنے کے لئے کھڑا تھا، اس نے خلفائے بغداد و مصر کو خدا کا واسطہ دے دے کر امداد طلب کی مگر کسی کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی آخر اس نے خداوندِ عالم کی ذات پر بھروسہ کر کے عیسائیت کے طوفان کو روکنے کا تہیہ کر لیا۔ خوب مَعرَکے (جنگ وجدل) ہوئے اور ہر بار اللہ والوں کا پلڑا بھاری رہا، عیسائیوں نے سوچا کہ اگر بانئ اسلام ﷺ کا وجودِ مقدس ہی مدینہ طیبہ سے اُڑا لائیں تو انھیں اپنے مذہب کے بارے میں جو خوش فہمیاں ہورہی ہیں ان کے ذہنوں میں اپنے نبی علیہ السلام سے متعلق جو حیات بعد از مَمات (آپ ﷺ کے ظاہری وفات بعد حیات ہونے) کا تصوری عقیدہ بنا ہوا ہے وہ مٹ جائے گا اور وہ اس جوش وخروش سے نہیں لڑ سکیں گے جیسا کہ اب لڑتے ہیں چنانچہ عیسائیوں کو بہت ساز وسامان دے کر مدینہ عالیہ روانہ کیا۔ یہ فرنگی مغربی خارجیوں کے لباس میں مدینہ منورہ وارد ہوئے، شہر کے فقراء مساکین میں بہت سی رقم بطور خیرات کے تقسیم کی، حرمِ نبوی کے شیخ اور خدام کو بھی بہت کچھ نذر کیا اور نہایت عقیدت اور وارفتگی سے مسجدِ نبوی میں وقت گزارنے لگے۔

سُرنگ: جب اہلِ مدینہ پر ان فرنگیوں نے اپنی ریاضت وعبادت کا سکہ جمالیا تو پھر وہ کام کی طرف متوجہ ہوئے، حجرۂ شریف کے ساتھ شمالی جانب امہاتِ المؤمنین کے جو مکانات تھے وہ داخلِ مسجد ہو چکے تھے صرف جنوبی طرف کے مکانات قریب پڑتے تھے اُنہوں نے قبلہ کی دیوار کے قریب تر مکان کرایہ پر لے لیا اب ان کے راستے میں کوئی مشکل حائل نہ تھی، ان بدبختوں نے وجودِ گرامی کو نکالنے کے لئے اس مکان سے سرنگ نکالنی شروع کر دی، رات کو کھودتے اور صبح سویرے مُشک (خاص پانی کے برتن) میں بھر کر بقیع میں لے جا کر پھینک دیتے پھر ان مشکوں کو پانی سے بھر کر دن بھر جنت البقیع اور قباء وغیرہ کی زیارت گاہوں میں گھوم گھام کر پانی پلاتے اگر کوئی ان سے حالات دریافت کرتا تو نہایت مسکینی سے کہتے کہ ہم تو محض اس لئے ترک وطن کر کے آئے ہیں کہ جوارِ رسول ﷺ میں رہ کر عبادت اور اطاعتِ الٰہی میں زندگی بسر کریں۔

پُرفریب عبادت: مدینہ کے لوگوں نے جب ان کی پُر فریب عبادت، اطاعت، خیرات وصدقات اور انھیں قُباء سے اُحد تک مشکیں بھر بھر کر پانی پلاتے دیکھا تو ان کے گرِویدہ ہو گئے۔ ہر محلہ اور ہر گھر میں ان کی نیکی کا چرچا ہونے لگا اور کسی کو گمان تک نہ ہو سکا کہ اس زُہد وریاضت کے پردہ میں شیطان اپنی پوری قوت سے کام کر رہا ہے اور یہ دو تابعدارانِ رسول ﷺ بدباطن فرنگی ہیں اور حضرت کے وجودِ مقدس کو منتقل کرنے کی غرض سے اپنے لیل ونہار

[51] (المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، كتاب الفتوح باب. فضل من قتل الحرورية، ۱۸/۲۲۲، دار العاصمة، سنة النشر: 1419 ھ 1998 م)

(دن رات) سُرنگ کھودنے میں بَسَر کر رہے ہیں بلکہ جُوں جُوں دن گزرتے گئے ان کی نیکی اور پرہیز گاری کا چرچا بڑھتا گیا، یہاں تک کہ وہ سرنگ کھودتے کھودتے حجرۂ شریف تک جا پہنچے۔

نورانی خواب: اِنہی ایام میں ایک رات سلطان نورالدین نے سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا کہ دو گورے آدمیوں کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں اے نورالدین! مجھے یہ دو کتے تنگ کر رہے ہیں اور تو بے خبر سو رہا ہے۔

سلطان گھبرا کر اُٹھ بیٹھا صبح کو عُلماء و فُضلاء طلب کرکے ان سے تعبیر پوچھی مگر کسی پر اصل کیفیت مُنْکَشِف (ظاہر) نہ ہو سکی۔ سلطان نے شہر کے فقراء و مشائخ کو بلا کر صدقہ دیا اور بہت کچھ خیرات کی، سارا دن حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر درود پڑھتا رہا رات ہوئی تو پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی اور دو فرنگی چہرے دکھا کر ارشاد فرمایا:

نیکی نما دو کتے: نورالدین دیکھتا نہیں مجھے یہ دو کتے ستا رہے ہیں بادشاہ کی شدت خوف سے چیخ نکل گئی بستر سے اُٹھ کر فوراً وضو کیا اور مدینہ کی طرف منہ کرکے کہنا شروع کیا۔ اے لَوْلَاکَ لَمَا کے مالک تیرا غلام تیرے ارشاد کے مفہوم کو سمجھنے سے قاصر ہے صاف صاف فرمایئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم غلام سے کیا چاہتے ہیں۔ محل سرا سلطانی میں ایک کھلبلی سی مچی ہوئی تھی، بیگمات اور خادمائیں سلطان کے اس گریہ پر دل ہی دل میں گھلی جاتی تھیں، اُمَراء و مشائخ الگ اندوہناک تھے کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تھی۔ سلطان نے صبح کو پھر علماء و مشائخ طلب کیے اور وُزراء سے مدینہ طیبہ کی بابت پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ حجاج اور زائرین جو ارضِ پاک سے آئے ہیں بیان کرتے ہیں کہ مدینہ آباد اور پُر رونق ہے، روضۂ مطہرہ اور مسجد نبوی پر ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے کوئی حادثہ سننے میں نہیں آیا، سلطان نے پھر خزانے کے دروازے کھلوا دیے، شہر و مضافات کے تمام محتاجوں اور مسکینوں کو بلا کر مالا مال کر دیا، مساجد میں چراغاں کئے گئے اور درود خوانی کی مجلسیں مُرتَّب کی گئیں، رات کو دیر تک ذکر و اَذکار میں مصروف رہا اور بستر پر سونے کے لئے نہ گیا بلکہ جائے نماز پر پڑا رہا مگر جونہی اونگھ آئی کیا دیکھا سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کھڑے ہیں اور دو فرنگیوں کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں دیکھتے ہو نورالدین یہی دو کتے مجھے تنگ کر رہے ہیں۔

مدینے کا راہی: نورالدین فوراً چونک پڑا کہ مدینہ منورہ میں ضرور کوئی حادثہ گزرا ہے موگری[52] اُٹھا کر گھڑیال پر ماری جس پر خادمائیں اور بیگمات دوڑ کر آ گئیں۔ سلطان نے خواجہ سرا سے فرمایا کہ ابھی میرے وزیر جمال الدین موصلی کو اطلاع کرو کہ علی الصبح بیس سواریوں کے ہمراہ میں مدینہ منورہ جاؤں گا۔ صبح صادق طلوع ہوئی سلطان نے غُسل کرکے کپڑے بدلے اور صبح کی نماز مسجد میں جا کر ادا کی اور پھر گھوڑے پر سوار ہو کر ہمراہیوں کے ساتھ ارضِ مقدس روانہ ہو گیا۔

سلطان مدینہ میں: دمشق سے بیت المقدس اور بیت المقدس سے تبوک اور تبوک سے خیبر اُڑتا چلا رہا تھا اگرچہ جمال الدین موصلی بہت جفاکش اور بہادر سپاہی تھا مگر گھوڑا ساتھ نہیں ملا سکتا تھا، سرباز اور جاں نثار ہمراہی بھی پیچھے گرد پھانکتے چلے آ رہے تھے، راستے میں گھوڑے بدلتے رہے مگر سوار نہ بدلے، مہینوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا گھنٹوں میں طے کرکے زمین کی طنابیں[53] ملاتے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سچے پروانے سولہویں (16) دن بِلا اطلاع (بغیر بتائے) مدینے جا پہنچے داڑھی خاک میں اَٹی ہوئی تھی، چہرے غُبار آلود ہو رہے تھے، لباس پر گَرد سے کئی تہیں جمی ہوئی تھیں، ادب کا تقاضا کہ

---

52) لکڑی کی ہتھوڑی نما موسلی جس سے ڈھول وغیرہ یا اسکول میں گھنٹہ بجایا جاتا ہے۔

53) رسیاں، خیمہ کی رسیاں، وہ رسی جس پر بازی گر کرتب دکھاتا ہے۔

نہادھو کر باریاب ہوں مگر دل بیقرار تھا آنکھیں چاہتی تھیں کہ ایک لمحہ کا بھی توقف نہ ہو، گھوڑوں کو جبل مسلح کے قریب نفیس زکیہ کے اُستان پر چھوڑا اور خود اسی ہیئت کذائی سے روضۂ مطہرہ جا پہنچا مسجد نبوی و حجرۂ شریف کو بخیر و خوبی دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا مگر طبیعت فکر مند تھی۔ شیخ الحرام کو بُلا کر روضۂ مبارک اور شہر کے حالات دریافت کیے اس نے تسلی دی مگر دل تو تین راتوں تک حضور ﷺ کا عِتاب آمیز فرمان سُن چکا تھا شہر کے ہر محلہ میں سلطان کے اس طرح بِلا اطلاع آنے کی خبر پہنچ چکی تھی، حاکم شہر گھبرا کر دوڑا دوڑا آیا اور اس طرح یکایک آنے کا سبب پوچھا، سلطان نے تنہائی میں جا کر سارا ماجرا کہہ سُنایا، امیر نے کہا کہ جو دو چہرے جناب کو خواب میں دیکھائے گئے ہیں کیا آپ انھیں پہچان لیں گے، سلطان نے کہا کیوں نہیں جن شکلوں کو مسلسل تین راتوں تک دیکھتا ہوں وہ کیسے بھول سکتا ہوں۔ امیر نے کہا اس کی آسان صورت یہ ہے کہ آپ مسجدِ نبوی میں جا کر بیٹھ جائیں میں سلام اور ملاقات کے بہانے سے مدینہ طیبہ کے تمام آدمیوں کو سامنے سے گزاروں گا یہ تجویز سلطان کو بہت پسند آئی چنانچہ اس نے جلدی جلدی غسل کیا اور کپڑے بدل کر مسجدِ نبوی میں آ بیٹھا۔

رازکھل گیا: مدینہ منورہ کے باشندے آنے شروع ہوگئے، سلطان ہر شخص سے اس کے مرتبے کے موافق سلوک کرتا رہا، ہزار ہا روپے ان میں خیرات وصدقات کے طور پر تقسیم کیے، آمد ورفت کا سلسلہ ظہر تک جاری رہا لیکن ان میں سلطان کو وہ آدمی نظر نہ آئے پوچھا گیا اور کوئی شخص باقی نہیں رہا، امیر نے کہا تمام آدمی حاضر ہو چکے ہیں صرف مغربی (انگریز) حاجی نظر نہیں آرہے میرا خیال ہے جنت البقیع میں لوگوں کو پانی پلاتے پھر رہے ہوں گے اگر آپ حکم تو ان کو طلب کرلیا جائے فرمایا ہاں امیر کا ایک آدمی ان کو بلانے کی غرض سے روانہ ہوا اتنی دیر میں کہ وہ آئیں اہلِ مدینہ میں سے ان لوگوں کے جوان شیطانوں کے زیر بار احسان تھے ان کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے (کڑی) ملانے شروع کردیے جب وہ پیش ہوئے تو سلطان جو گھڑی بھر سے ان کے زہد وورع اور دینداری وخُداشناسی کی تعریفیں سن رہا تھا انھیں دیکھ کر حیران رہ گیا، نگاہیں ان کے چہروں پر اس طرح تھیں کہ ٹک کر رہ گئیں امیر نے پوچھا کیوں ان میں کوئی خاص بات نظر آئی ہے۔ سلطان بولا! صدق الله وصدق رسول النبی ﷺ الکریم۔ اے عزیز مجھے سچے خدا کے سچے رسول ﷺ نے انھیں دو آدمیوں کا چہرہ دکھایا ہے مگر یہ جاننے کے باوجود سلطان نے احترام کے ساتھ ان سے ہاتھ ملایا اور گفتگو شروع کی باتیں کرتے کرتے سلطان کھڑا ہو گیا اور ان کے ساتھ اس گھر میں گیا جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ سلطان نے کھوج لگانے کی بڑی کوشش کی مگر کوئی خاص بات نظر نہ آئی مایوس ہو کر جب واپس لوٹنے لگا تو فرش کے نیچے کوئی چیز ہلتی نظر آئی فرش کو اُٹھوایا تو نیچے ایک لکڑی کا تختہ نظر آیا اسے اُٹھوایا تو نیچے سرنگ دکھائی دی جو حجرۂ شریف کی طرف کافی دور تک کھودی جا چکی تھی اسی وقت دونوں فرنگیوں کو گرفتار کرلیا گیا اور فرمایا کہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو اور یہ کیا کر رہے تھے اُنھوں نے کہا کہ ہم حکومت کی طرف سے بھیجے گئے تھے کہ رسولِ عربی ﷺ کی نعش (جسم اطہر) کو نکال کر روم لے جائیں بجلی کی طرح یہ خبر سارے شہر میں پھیل گئی۔ سارے کے سارے روضہ مبارک پر جمع ہوگئے ایک قاری نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَ هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَ هُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (التوبۃ: ۱۳)

یعنی تم ان لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جنھوں نے اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور رسول کے نکالنے کا ارادہ کیا، اُنھوں نے تمہارے ساتھ پہلے چھیڑ کی کیا تم ان سے ڈرتے ہو پس اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔

نیکی نما انگریز مارے گئے: غصے سے سلطان کی آنکھیں شُعلہ جُوالہ بن رہی تھیں حکم دیا کہ حجرۂ شریف کے قریب ہی ان بدمعاشوں کو قتل کردو چنانچہ وہ نابنجار (بدذات) حُجرہ شریف کے متصل دیوار کے نیچے قتل کردیے گئے۔ سلطان دیر تک اللہ کے اس انعام پر روتا رہا کہ اس کے رسول ﷺ نے

اس کام کے لیے اسے ہی پسند فرمایا ورنہ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مدینہ کی طرف سے اس امر کی ایک غریب "حبشی نژاد" کو اشارا ہو تا تو وہ بھی ان کم بختوں کو ٹھکانے لگا سکتا تھا۔

دیوار پلوائی: سلطان نے حجرہ شریف کی دیواروں کو ہر طرف سے کھدوا کر ان میں سیسہ پلوا دیا تا کہ آئندہ پھر کسی کو ایسی غلط کاری کی جرأت نہ ہو چنانچہ روضۂ مبارک میں سیسہ کی دیوار اب تک موجود ہے۔

نوٹ: اس حکایت سے مندرجہ ذیل فائدے حاصل ہوئے۔

(۱) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دنیا کے جملہ حالات کو جانتے اور آنکھوں سے ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

(۲) ہر اُمتی کی نیکی اور برائی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے تھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عرب کے سربراہوں کو چھوڑ کر حبشی غلام یعنی نور الدین سلطان مرحوم کو زیارت سے نوازا۔

(۳) انگریز ہمارا بدترین دشمن ہے یہاں تک کہ اس بدبخت نے نہ صرف اپنے گندے عَزَائِم کو ظاہر کیا بلکہ اس کو عملی جامہ پہنانے میں سر دھڑ کی بازی لگا دی اور ایسے ہی قیامت تک جدوجہد کرے گا ہمیں اس کو جانی ایمانی دشمن سمجھنا لازمی ہے۔

(۴) کبھی دین کے دشمن دینِ اسلام کے خیر خواہ بن کر بلکہ دین کے ٹھیکیدار دکھلا کر دین کی مضبوط دیوار ڈھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۵) عوام کو پھسلانے اور بہکانے اور اپنے دام تزویر (فریب) میں پھنسانے کے لئے نیکی اور تقویٰ پرہیز گاری کا لبادہ اُوڑھتے ہیں۔

(۶) اپنے خرچہ پر دین کی خدمت کا جھانسہ دینا اکثر دشمنانِ اسلام کا ایک حَرْبَہ (داؤ) ہے جب کہ بظاہر ان کے اَسباب ناپید ہوں جیسے تبلیغی جماعت والوں کا حال ہے کہ کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں لیکن کہتے ہیں ہم بندہ مانگتے ہیں چندہ نہیں مانگتے کیونکہ چندہ انھیں غیب سے مل رہا ہے سوچیے وہ چندہ اُنھیں کہاں سے آتا ہے۔

(۷) تبلیغی جماعت والوں کی خدمت کی محنت ان دو انگریزوں کی محنت و مشقت سے عشرِ عشیر (دسواں) بھی نہیں اور نہ ہی ان کی نیکی کے مقابلہ میں ان کی دال گلتی ہے لیکن دیکھا آپ نے کہ انھیں امام الانبیاء علیٰ نبینا علیہم السلام نے دو کتے کہہ کر نور الدین سلطان مرحوم کو ان کے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

(۸) دینِ اسلام کا لبادہ اُوڑھنے والوں کے دام تزویر (فریب) میں عوام بہت جلد پھنستے ہیں اسی لئے تبلیغی جماعت والوں نے ایسا طریقہ اختیار کیا کہ انھیں دیکھ کر عوام حیران اور دنگ ہو جاتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قاتل بڑا نیک اور قرآن کا قاری: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاتل کا نام عبد الرحمن بن ملجم تھا اور کتنا وہ بدبخت متصور ہوتا ہے جب کہ اس نے شیر خدا کو شہید کر ڈالا لیکن یقین مانئے کہ وہ صرف کلمہ گو اور اسلام کا مدعی نہ تھا بلکہ بہت بڑا نیک، متقی، پرہیز گار یہاں تک کہ مرتے دم تک تلاوتِ قرآن کریم اور ذکرِ الٰہی کو ترک نہ کیا۔ چنانچہ تاریخِ خمیس میں اس کے قتل کی روایت یوں ہے کہ روغنِ نِفْط (مٹی کا تیل) اور بورے لا کر جمع کیے اور چاہا کہ آگ میں جلا دیں مگر حضرت عبد اللہ بن جعفر اور حسنین محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہم نے کہا ٹھہر جاؤ اس ملعون کو اس طرح قتل نہ کرو پہلے اپنا دل خوش کر لیں اور اس کو اس کی حرام زادگی کا مزہ چکھا لیں یہ کہہ کر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ابنِ ملجم کے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے اس نے اُف تک نہ کی پھر لوہے کی کیل آگ میں خوب گرم کی جب وہ سرخ ہو گئی تو اس کی آنکھوں میں پھیر دی پھر بھی وہ سخت جان نہ گھبرایا البتہ یہ کہا کہ تم نے

اپنے چچا کی آنکھوں میں خوب گرم سرمہ لگایا بعدہ 'یہ سورت پڑھنا شروع کر دیا "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ" (العلق:۱) (ترجمہ: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا) یہاں تک کہ پوری سورت ختم کی حالانکہ اُس وقت دونوں آنکھیں پانی ہو کر رخساروں پر بہہ رہی تھیں پھر لوگوں نے اس کی زبان کاٹنا چاہی اب وہ گھبر ااُٹھا جب سبب پوچھا گیا تو کہا میری گھبراہٹ صرف اسی لئے ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ دنیا میں ایک ساعت بھی ذکر الٰہی کے بغیر زندہ رہوں اس کے بعد لوگوں نے اس کی زبان کاٹ کر زنبیل (تھیلی) میں لپیٹ کر آگ میں جلا دی۔

درسِ عبرت: مسلمانو! تم تبلیغی جماعت والوں کے ظاہری حالت کو دیکھ کر لٹو ہو جاتے ہو اُلٹا ہمیں کوستے ہو کہ ایسے لوگوں کی مذمت اچھی نہیں بخدا یہ غریب تو ابنِ ملجم کی نیکی کی گرد کو بھی نہیں پہنچے اس کے معتقدین کا یہ حال تھا کہ اس کے مرنے کے بعد بڑے علماء فضلاء (خارجیوں) نے لمبے چوڑے قصیدے اور مرثیے لکھے جسے سُن کر آج کا مسلمان اَنگشت بدنداں ہو جاتا ہے کہ حضرت علی کا قاتل اور اتنا بڑا نیک توبہ توبہ۔

لیکن سنئے فقیر اُویسی غفرلہ 'اس بدبخت کے عقیدت مند علماء کے قصائدِ میں صرف دو شعروں کا ترجمہ پیش کرتا ہے۔ ابنِ ملجم کے حق میں لکھتا ہے کہ ایک مردِ متقی کی کیا خوب ضرب تھی جس سے اس کی نیت تھی کہ مالکِ عرش کی رضا و خوشنودی حاصل کرے اس مردِ نیک کو جب دن میں یاد کرتا ہوں تو گمان کرتا ہوں کہ خدا کے نزدیک پورا ثواب پائے گا۔ اس شاعر کا نام عمران بن عطاء رقاشی تھا۔

عزیزو: سوچو کہ کس بدبخت کی مدح سرائی ہو رہی ہے اور وہ کیوں صرف اس لئے کہ مسلمان کلمہ گو تھا بلکہ اس کی نیکی اور پرہیزگاری کے گیت گائے جارہے ہیں لیکن حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: " الخوارج كلاب النار "[54] (تاریخ الخمیس) یعنی خارجی دوزخ کے کتے ہیں اور عبد الرحمن بن مُلْجَمْ کے ساتھی خارجی تھے اور یہی وہابی، تبلیغی، دیوبندی انہی کی شاخ ہیں۔ تفصیل دیکھئے "ابلیس تا دیوبند"۔

سُنی برادری: یقین ہے بخدا یقین ہے خدا کی قسم یہی تبلیغی اور ان کے دیگر ہم نوا ء جن کا نقشہ مندرجہ ذیل ہے۔

ابلیس کو ہوشیار سُنی مخاطب ہو کر کہہ دے

بہر رنگ کہ خواہی جامہ پی پوش — من اندازِ قاربت شناسم

نوٹ: خارجیت نے یہ روپ ہمارے زمانے تک ان صورتوں سے دھارا ہے نامعلوم آگے چل کر کتنا رنگ بدلتی ہے اس لئے کہ اس فرقے نے دجالِ لعین کا ساتھ بھی دینا ہے۔ تفصیل اور دلائل اور حوالہ جات آنے والے اوراق میں پڑھیے۔

اُویسی فقیر کی سنی صلح کلی سے اپیل: اہلِ باطل سے رہیں سنی مسلماں ہوشیار!

تبلیغی وھابیوں کا شناختی کارڈ: حضور تاجدارِ عرب و عجم ﷺ نے اپنی اُمت کے تہتر فرقے کی تقسیم کی خبر دے کر فرمایا ۷۲ جہنمی ہوں گے صرف ایک بہشتی، پھر ان ۷۲ فرقوں کے ہر ایک کے عقیدے اجمالاً بتائے لیکن ان کی نشانیاں نہیں بتائیں البتہ ان کے ایک فرقے کے عقائد بھی اور ان کی تفصیل کے ساتھ نشانیاں بھی۔ نہ صرف علمی نشانیاں بلکہ ان کے جسم کے سر سے لے کر پاؤں تک واضح طور بیان فرمائیں اور پھر اپنی بھولی اُمت کو ایسے

---

54) (تاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس، (ذكر على بن أبي طالب)، ذكر من توفى فى خلافة على من مشاهير الصحابة، ۲/۲۷۸، المطبعة الوهبية، مصر ۱۲۸۳ هـ، وصورتها دور نشر مثل دار صادر بيروت)

رہزنوں(لٹیروں) سے دور رہنے کی بہت تلقین فرمائی اور ان کے متعلق فرمایا:"هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ"[55] یعنی وہ تمام انسانوں اور جانوروں میں بدترین مخلوق ہیں اب فقیر ان علامات کو مختصراً عرض کرتا ہے۔

(۱) علمِ غیب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر خصوصیت سے اعتراض کرنا۔

(۲) نبی اکرم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اور اُولیائے کرام کی بے ادبی اور گستاخی کرنے میں اوّل رہیں گے۔

(۳) متقی، پرہیز گار، خدا تَرس(خدا سے ڈرنے والا)، شریعت پر عمل کرنے والے کہ خلافِ شرع سر مو فرق نہ آئے۔

(۴) قرآن خوان اور بہترین قرآت کے حامل کہ زمانہ انہیں ان کی قرآن خوانی اور قرآت کا امام مانے۔

(۵) روزے اور نماز میں لمبی اور بظاہر خشوع و خضوع سے معمور کہ دوسرے نمازی اپنی نمازوں اور روزوں کو لاشے سمجھیں لیکن حقیت سے کوسوں دور۔

(۶) بہت بڑی بڑی شخصیتوں کو دینی معاملات میں گستاخانہ طریق سے بَرمَلا ٹوکنا۔

(۷) ماتھا اُبھرا ہوا تاکہ سجدہ کی رگڑ سے کالا سیاہ ہو کر داغا ہوا محسوس ہو۔

(۸) رُخسار کی دونوں طرفیں پھولی ہوئی تاکہ پیٹ پوجا پر واضح اور روشن دلیل ہو۔

(۹) آنکھیں دھنسی ہوئی تاکہ پیٹ پرستی اور نفس پروری کے آثار اَظْہَرُ مِنَ الشَّمْسُ (سورج سے زیادہ روشن) ہوں۔

(۱۰) سر کے بالوں کے دشمن تاکہ صفائی کے بعد ان کے سر، شلغم نُما ہو کر دوسرے مسلمانوں سے نُمایاں(واضح) ہو جائیں۔

(۱۱) چادریں موٹی پنڈلی سے نیچے گذر نہ سکیں تاکہ عوام کا اعتقاد بڑھے کہ بس یہی لوگ مصطفیٰ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سچے تابعدار ہیں اور باقی لوگ گمراہ۔

(۱۲) ماتھے پر سیاہ داغ۔

(۱۳) مونچھیں چٹ صفا ان کے لبوں کو اگر کشتی کا پتن کہا جائے تو خالی از مَوزُونِیَّت(بُرا) نہ ہو گا۔

(۱۴) بتوں کی آیات انبیاءِ عِظام واُولیاء کرام پر چسپاں کریں گے۔

(۱۵) ان کی پارٹی میں اکثر چھوکرے(امرد لڑکے) اُٹھتی جوانی والے ہوں گے۔

(۱۶) پرلے درجے کے غَبِیّ(ضدی) ہوں گے۔

(۱۷) جھگڑالو یعنی شرارت اور فساد ان پر ختم ہو گا یعنی جھگڑے اور شرارتیں ان سے بہت زیادہ سرزد ہوں گی۔

(۱۸) دین کے دردکانہ صرف دم بھرتے ہوں گے بلکہ جان دینے کو تیار ہو جائیں گے اگرچہ نبی علیہ السلام کا مقابلہ کرنا پڑے۔

(۱۹) **ہمچومادیگرے نیست**(مجھ جیسا کوئی نہیں) کے مرض میں مبتلا ہوں گے۔

(۲۰) بات بات پر حدیث شریف پڑھیں گے اور ہر چھوٹے بڑے مسئلہ کے لئے حدیث کا مُطالبہ کریں گے۔

---

[55] (مشکاة المصابيح، كتاب القصاص، باب قتل أهل الردة والسعاة بالفساد الفصل الثاني، ۱۰۵۲/۲، الحديث3543-[11]، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، ۱۹۸۵م)

(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب الفتن والأهواء والاختلاف من قسم الأقوال، الفصل الثالث: في قتل الخوارج وعلاماتهم وذكر الرافضة، ۱۳۹/۱۱، الحديث ۳۰۹۴۴، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، ۱٤۰٥ھ ۱۹۸٥م)

(۲۱) دینِ اسلام کے ٹھیکیدار ہونے کے باوجود دین سے خارج اَغراض و مقاصد کے طالب ہوں گے مثلاً دین و اسلام کو اپنی سیاسی اَغراض و مقاصد پر استعمال کریں گے۔

(۲۲) باوجود قرآن کے خُدّام ہونے کے ان میں قرآن مجید کا ذرہ برابر قدر اور عزت واحترام نہ ہو گا۔

(۲۳) قرآن مجید کے آیات کی اپنے مقاصد اور خواہشات کے مطابق تاوِیلیں کریں گے۔

(۲۴) بظاہر میٹھی میٹھی باتیں اور خوش اَخلاق کے مُجَسّمِے لیکن اندر سے مسلمانوں کے بُغض و کینہ سے بھرپور ہوں گے۔

(۲۵) بُت کے پُجاریوں کے حامی اور مسلمانوں کے دشمن ہوں گے۔

مسلمانو! مذکورہ نشانیاں دیکھیں کیا یہ تبلیغی جماعت اور ان کے ہمنواؤں خارجیوں، نجدیوں، وہابیوں اور دیوبندیوں میں پائی جاتی ہیں یا نہ یہ علامات جس اسلامی گروہ میں پائی جاتی ہیں تو بھائیوں اپنے نبی پاک شہِ لولاک ﷺ کا فرمان مانو وہ یہ کہ ان سے دور رہو اس لئے کہ وہ گمراہ ہیں اور گمراہ کن۔ خلاصہ یہ کہ مذکورہ بالا علامتیں آپ اپنے علاقہ کے انسانوں میں دیکھیں جس جماعت میں مل جائیں یہی سمجھیں کہ وہ خارجی ہیں جنہیں چودھویں پندرہویں کی اصطلاح میں وہابی، دیوبندی، مودودی، تبلیغی جماعت کہا جاتا ہے جن کی ان دو صدیوں میں ایک درجن مختلف ناموں کی شاخیں ہیں ان کا نقشہ فقیر اُویسی نے پہلے لکھا ہے آئندہ دجال لَعین کے آنے تک نہ معلوم کتنا رنگ بدلتے ہیں لیکن بِفَضْلِہٖ تعالیٰ ان کی یہ نشانیاں ان پر چھاپ لگ گئیں۔

فقیر اُویسی کی بتائی ہوئی ان علامات و نشانات کو دورِ حاضرہ کے تمام اسلامی فرقوں کے ہر فرقہ میں نہایت غور و خوض سے دیکھیں جس فرقہ میں جملۂ علامات مذکورہ یا بعض نشانات بحیثیت فرقہ و جماعت مل جائیں تو ان کے ساتھ وہی برتاؤ کریں جو اُمت کے شفیق رؤف رحیم سراپا رحمت اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "فأينما لقيتموهم فاقتلوهم فإن قتلهم أجر لمن قتلهم يوم القيامة"[56] (بخاری جلد ۱، صفحہ ۲۴۴)

یعنی اے میرے اُمتیو! تم جہاں انھیں پاؤ انھیں قتل کر دو قیامت کے دن ان کے قاتل کے لئے بڑا اجر و ثواب ہے۔

اور فرمایا: "لئن أدركتهم لأقتلنهم قتل عاد"[57] (کنز العمال، جلد ۶، صفحہ ۳۳)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ میرے زمانہ میں ہوں تو میں ان سے قومِ عاد کی طرح لڑائی کروں باوجود ان میں ہم اہلسنّت کسی کو قتل کرنے یا مارنے اور ان سے لڑنے جھگڑنے کا نہیں کہتے اس لئے کہ یہ حکومت کے متعلق ہے۔

خبردار: البتہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ایسے مذہبی بہروپیوں سے عوام کو بچ کر رہنا لازمی ہے۔ انھیں مذہبی لیڈر ماننے کے بجائے دین کے لُٹیرے سمجھ کر اپنے مسلکِ حق مذہبِ اہلِسنّت پر مضبوط رہیں اور فرمایا: "لا يعودون فيه حتى يعود السهم إلى فوقه"[58] (کنز العمال، صفحہ ۳۴)

یعنی دین سے نکل کر ان کا واپس لوٹنا ایسے ناممکن ہے جیسے تیر کمان سے نکلنے کے بعد۔

---

56) (صحيح البخاري. كتاب فضائل القرآن. باب إثم من راءى بقراءة القرآن أو تأكل به أو فخر به. ۴/۱۹۲۸. الحديث ۴۷۷۰. دار ابن كثير. سنة النشر: 1414هـ/1993م)

57) (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال. كتاب الفتن والأهواء والاختلاف من قسم الأقوال. الفصل الثالث: في قتل الخوارج وعلاماتهم وذكر الرافضة. ۱۳۸/۱۱. الحديث ۳۰۹۴۳. مؤسسة الرسالة. الطبعة: الخامسة. ۱۴۰۵ هـ ۱۹۸۵م)

58) (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال. كتاب الفتن والأهواء والاختلاف من قسم الأقوال. الفصل الثالث: في قتل الخوارج وعلاماتهم وذكر الرافضة. ۱۴۴/۱۱. الحديث ۳۰۹۶۳. مؤسسة الرسالة. الطبعة: الخامسة. ۱۴۰۵ هـ ۱۹۸۵م)

اور فرمایا: "فمن أدرك ذلك الزمان فليتعوذ بالله منهم"[59] (علیہ ابی نعیم) یعنی جو اُس زمانے کو پائے وہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔

اور فرمایا: "۔۔۔۔۔۔۔۔ منّا في شيءٍ"[60] (مشکوٰۃ) یعنی وہ ہمارے میں کوئی شي نہیں یعنی ہم سے علیحدہ ہیں۔

فیصلہ کیجئے: ہماری مذکورہ بالا گفتگو سے نتیجہ نکلا کہ عالمِ اسلام میں متعدد گروہ کا ہونا لازمی امر ہے اور ان میں ایک ایسا فرقہ بھی ضروری ہے جس میں وہ علامات اور نشانات بھی ہوں کیونکہ وہ نشانیاں ایسی ذات نے بتائی ہیں کہ کائنات کی کوئی طاقت ان کے ارشادات کو ٹھکرا نہیں سکتی۔ کوئی اس فقیر اُویسی غفرلہٗ کی مانے کہ بے شک تمام پارٹیاں حق کی دعویدار سہی مگر یہ تو بتاؤ کہ ارشادِ رسولِ خدا ﷺ کے مطابق گنجے، مونچھ تراش، ماتھے داغے ہوئے ان سب میں کون ہیں؟

اپیل: اہلِ اسلام سے اپیل ہے کہ تبلیغی جماعت کے بڑوں میں فقیر کی بتائی ہوئی مذکورہ علامتیں اور ان کے عقائد پر غور کریں پھر ان سے دور رہیے ورنہ قیامت میں نہ کہنا کہ ہمیں خبر نہ تھی۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

---

59) (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الثاني: في آفات العلم ووعيد من لم يعمل بعلمه، في آفات العلم ووعيد من لم يعمل بعلمه، ١٠/١٨٩، الحديث٢٨٩٨٩، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، ١٤٠٥هـ ١٩٨٥م)

60) (مشكاة المصابيح، كتاب القصاص، باب قتل أهل الردة والسعاة بالفساد الفصل الثاني، ٢/١٠٥٢، الحديث3543-[11]، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، ١٩٨٥م)